ماہنامہ دختران اسلام لاہور

نومبر 2013ء

سفیرِ کربلا حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خلیفۂ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آج کے حکمران

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کی عظمت کا راز

منہاج القرآن ویمن لیگ کی تنظیمی سرگرمیاں

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری مجلسِ عاملہ کے ممبران سے گفتگو کرتے ہوئے

محترمہ راضیہ نوید مرکزی ناظمہ اور محترمہ عائشہ شبیر نائب ناظمہ ملتان میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے

مرکزی ناظمہ تربیت محترمہ شازیہ مظہر کے زیر انتظام منہاج گرلز کالج ٹاؤن شپ لاہور میں تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

اٹلی میں محفل میلاد النبی ﷺ کے مناظر

محترمہ ایمن بتول خواتین سے خطاب کرتے ہوئے جبکہ محترمہ نور الھدیٰ اور محترمہ نور الابصار تلاوت کرتے ہوئے

خواتین میں بیداریِٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 20 شمارہ: 10 صفر ۱۴۳۵ھ دسمبر 2013ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
شیخ زاہد فیاض
جی ایم ملک
حاجی منظور حسین مشہدی
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
قاضی فیض الاسلام
راضیہ نوید

ایڈیٹوریل بورڈ
رافعہ علی
عائشہ شبیر
سعدیہ نصر اللہ
فرح فاطمہ

فہرس

اداریہ		6
شوہر کے حقوق	ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	8
ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے تفسیری تفردات	علامہ محمد حسین آزاد	17
اسلام میں عورتوں کے حقوق	اسماء اسلام	24
قائداعظمؒ کا اسلامی کردار	رداء فاطمہ	31
دورانِ جنگ انسانی حقوق	ملکہ صبا	36
آئیں دین سیکھیں	حافظ سعید رضا بغدادی	41
وظائف ''الفیوضات المحمدیہ''		45
گلدستہ	ملکہ صبا	46
منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		48
عظیم الشان سالانہ پیغامِ امام حسینؓ کانفرنس	رپورٹ	57

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ -/25 روپے

سالانہ خریداری -/250 روپے

رابطہ ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ. وَ اِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ . اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ.

(الحج، ۶۷۔۶۹)

’’ہم نے ہر ایک امت کے لیے (احکامِ شریعت یا عبادت و قربانی کی) ایک راہ مقرر کر دی ہے، انہیں اسی پر چلنا ہے، سو یہ لوگ آپ سے ہرگز (اللہ کے) حکم میں جھگڑا نہ کریں، اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔ بے شک آپ ہی سیدھی (راہِ) ہدایت پر ہیں۔ اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیجیے: اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن ان تمام باتوں کا فیصلہ فرما دے گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے تھے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ، بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ. كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ. وَلَكَ بِمِثْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے اس بھائی کے لئے نیک دعا کرتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو (جیسے کہ تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص۳۳۷۔۳۳۸)

حمد باری تعالیٰ

ابتداء ہر شے کی تیرا نام ہے
انتہا ہر شے کی تیرا کام ہے

روز اول سے اشارے پر ترے
مختصر یہ گردشِ ایام ہے

تیرا قرآں بر زباں مصطفیٰ
یہ بنائے مذہب اسلام ہے

تیری خلاقی کی حکمت کی دلیل
طلعت صبح و سواد شام ہے

خدمت مخلوق کی توفیق دے
یہ بھی تیری بندگی کا کام ہے

تجھ پہ تکیہ کرکے کوئی دیکھ لے
زندگی آرام ہی آرام ہے

تو خبر لے افسر ناچیز کی
مرحلہ اس کے لئے ہر گام ہے۔

(افسر ماہ پوری)

نعت رسول مقبول ﷺ

ہو دل میں عشق محمد تو پھر کمی کیا ہے
ملے جو زیست کا حاصل تو زندگی کیا ہے

نبی کی ذات گرامی سے یہ ہوا معلوم
کہ بندگی کسے کہتے ہیں، سروری کیا ہے

سمجھ گئے ہیں جو معراج کی حقیقت کو
وہ جانتے ہیں کہ معیار زندگی کیا ہے

کمال عظمت انسان ہے اتباع رسول
جو اس روش پہ نہ گزرے تو زندگی کیا ہے

نبی کا ذکر نبی کا ادب، نبی کا خیال
جو یہ نہیں تو خودی کیا ہے بیخودی کیا ہے

یہ ابتدائے سفر ہے، ذرا سنبھل اے دل!
وہ بارگاہ ابھی دور ہے، ابھی کیا ہے

حیات سرورِ عالم کی روشنی میں لیث
کھلا ہے ہم پہ کہ عرفان و آگہی کیا ہے

(لیث قریشی)

خلیج کم ہورہی ہے

وزیراعظم کا امریکہ اور برطانیہ کا دورہ توقعات کے برعکس کروڑوں کا گلاس توڑنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ قومی مفاد کے تناظر میں کسی ایک نقطے پر بھی کامیابی حاصل نہیں ہوسکی جو یقیناً قومی المیہ ہے۔کول پاور جنریشن ٹیکسٹائل ٹریڈکی عالمی منڈیوں تک رسائی،سول نیوکلیئرٹیکنالوجی اور بھارت کے ساتھ پانی اورکشمیر کے تنازعات سمیت کسی مسئلہ پر امریکہ نے بات نہیں سنی جبکہ ٹیکسٹائل میں بنگلہ دیش کو یہ رسائی حاصل ہے اور بھارت نیوکلیئرٹیکنالوجی میں تعاون کے مزے لے رہا ہے۔ پاکستان کو البتہ قرض کی مے کا کچھ حصہ نشۂ اقتدار میں مست رہنے کوضرور میسر آیا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے قوم کے سامنے وزیراعظم اورجان کیری کے درمیان طے پانے والے معاملات کوآشکار کرکےحکمران جماعت کا بونا پن مزید واضح کردیا ہے۔اوبامہ سے وزیراعظم کی ملاقات کے بعدقوم نے دیکھ لیا کہ پاکستان کے ہاتھ کیا آیا ہے۔نواز شریف ہاتھوں میں کاغذ کی پرچیاں تھامے اوبامہ کے سامنے کیا لگ رہے تھے؟ اس پر تبصرہ کرنا مناسب نہیں البتہ جان کیری سے جن معاملات پر اتفاق ہوا وہ ہر پاکستان کے کان کھڑے کرنے کے لئے کافی ہے۔ وزیراعظم نے ڈرون حملے جاری رکھنے پر اتفاق کیا اورمیڈیا اورعوام کے سامنے انہیں روکنے کا واویلا مچانے کی اجازت لی۔(امریکی رکن کانگرس ایلن گریسن نے ڈاکٹر طاہرالقادری کے انکشاف کی تصدیق کر دی ہے کہ پاکستان کی اجازت کے بغیرڈرون حملے ہو ہی نہیں سکتے۔) 15بڑے قومی اداروں کو بیچنے پر رضا مندی بھی اس میں شامل ہے جو نواز شریف کے قریبی احباب کے لئے بڑی معاشی منفعت کی خوشخبری ہے۔ امریکہ کی نیشنل سیکورٹی ایجنسی کوآئی ایس آئی سے بالا یکطرفہ معلومات کی فراہمی بھی ملکی مفادات کے تناظر میں انتہائی تشویش ناک امر ہے۔ ایران سےگیس پائپ لائن سمیت دیگر معاہدوں کوسرد خانے میں ڈالنا اور امریکی حمایت یافتہ طالبان سے مذاکرات کا عمل آگے بڑھانا بھی باہمی اتفاق میں شامل تھا۔امریکہ سے اربوں روپے کا اسلحہ خریدنے اور اس کی منشاء کے مطابق پالیسیاں جاری رکھی جانے پربھی مکمل اتفاق قبل از اوبامہ ملاقات ہوچکا تھا۔

اندر کے معاملات تو یہ تھے جن کا بھانڈا پاکستان عوامی تحریک کے قائد نے پھوڑ دیا ہےمگر میڈیا کے سامنے برابری اور ایڈ نہیں ٹریڈ کی باتیں ہوتی رہیں۔ ایسا وزیراعظم جس کی دنیا کے چپے چپے پر بزنس ایمپائرز ہوں وہ دوسروں کوکس منہ سے پاکستان میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتا رہا۔حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ حکمران بھی تسلسل ہیں اس طبقے کا جنھوں نے ملک میں مثبت تبدیلی کا راستہ روکنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ اسی کے باعث معاشرہ بدی کی تبدیلی کی راہ پر چل پڑا ہےمگر حکمران ہیں کہ نشہ اقتدار میں مست۔

حال ہی میں نادرہ نے چند حلقوں میں ہونے والی بدترین دھاندلی جس میں تمام تر اخلاقیات کو پامال کیا گیا تھا، کا پردہ چاک کردیا تھا۔ اس پر پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے بہت باریک بات کی اور کہا کہ صرف نادرہ کی بجائے خودمختار عالمی نیوٹرل کمیشن کے تحت چاروں صوبوں کے 40 سے 50 حلقوں کے نتائج کو چیک کرایا جائے کمیشن میں بین الاقوامی این جی اوز کے نمائندے، تمام سیاسی جماعتیں اور نادرہ کو بھی شامل کیا جائے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی اس بات میں بڑا وزن ہے کہ نادرہ بھی موجودہ حکومت کے زیر اثر ادارہ ہے۔ ہوسکتا ہے چند حلقوں کے نتائج کی دھاندلی کو اس لئے طشت از بام کیا گیا ہو کہ نادرہ ساکھ بنا کر بقیہ 40 سے 50 حلقوں کے نتائج کو درست قرار دے کر ہونے والی تاریخی دھاندلی پر پردہ ڈال دے۔

تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کی طرف سے بارہا ڈاکٹر طاہرالقادری کے موقف کو درست قرار دینے کا اظہار اور نظام انتخاب کے خلاف کھل کر رائے زنی کرنا اور پاکستان عوامی تحریک کے ممکنہ لانگ مارچ میں شرکت کرنے کا عندیہ دینا یقیناً حوصلہ افزاء ہے۔ شیخ رشید کی طرف سے ڈاکٹر طاہرالقادری سے ملاقات کے لئے لندن یا کینیڈا جانے اور لانگ مارچ میں شرکت کا عزم پاکستان کی سیاست کا ایک نیا رخ متعین کررہا ہے جس میں مرکز ومحور ڈاکٹر طاہرالقادری کی پاکستان عوامی تحریک ہے۔ ’’ڈاکٹر طاہرالقادری درست کہتے تھے‘‘ سے بات اب آگے چل رہی ہے جو یقیناً سٹیٹس کو کی قوتوں کے لئے الارم ہے۔ دو کروڑ نمازیوں کی تیاری کے لئے پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کے دیگر فورمز کے کارکنوں کا جوش وخروش یقیناً سیاست کو ایک نیا ڈھنگ دینے جارہا ہے جس میں صرف عوام مرکزی نقطہ ہیں۔

موجودہ نظام انتخاب کی تمام تر علتیں کھل کر سامنے آچکی ہیں جس کا سہرا ڈاکٹر طاہرالقادری کے سر ہے کیونکہ لانگ مارچ سے قبل اور بعد صرف ان کے موقف کا مذاق اڑایا گیا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی کردارکشی ان کے خلاف کی۔ ان کے موقف کو جمہوریت کے خلاف بڑی سازش تک قرار دیا گیا۔ غیر آئینی الیکشن کمیشن کے خلاف ڈاکٹر طاہرالقادری کی پٹیشن کو عدالت عظمٰی میں سنے بغیر خارج کردیا گیا۔ اس غیر منصفانہ عمل کو پاکستانی سیاست پر قابض ’’بڑوں‘‘ کی ’’جیت‘‘ قرار دیا گیا، مگر اب عوام پر یہ عقیدہ کھل چکا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی بظاہر ہار میں عوام اور ملک کی کتنی بڑی جیت پنہاں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سیاستدان، اینکرز، سیاسی تجزیہ نگار، کالم نگار، مختلف طبقہ ہائے فکر کی نمائندہ شخصیات اور عوام الناس کی غالب ترین اکثریت ڈاکٹر طاہرالقادری کے موقف کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کئے جارہے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستان کے واحد لیڈر ہیں جن کی سیاسی بصیرت نے ہر مرحلہ پر قوم کی قبل از وقت رہنمائی کی۔ پاکستان عوامی تحریک کے قائد کا تیقن قوم کے شعور کی آنکھ کھول رہا ہے جو بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ ہوگا۔ قوموں کا اجتماعی شعور ہی ملک کو ایسا لیڈر عطا کرتا ہے جو بڑی سے بڑی طاقت کو No کہنے کی جرأت رندانہ رکھتا ہے۔ خوش آئند بات ہے کہ ایسی بصیرت افروز دلیر قیادت اور عوام کے درمیان خلیج تیزی سے کم ہورہی ہے۔ ☆☆

زوجہ کے حقوق

شہر اعتکاف 2013ء میں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

ترتیب وتدوین: محمد طاہر معین // معاونت: ملکہ صبا

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان تحسنوا الیهن. (ترمذی، السنن، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجها،۳،۴۶۷، رقم:۱۱۶۳)

''ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرو''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وانك لن تنفق نفقة تبتغی بها وجه الله، الا اجرت علیها حتی ما تجعل فی امراتك.
(بخاری، الصحیح، باب اداء الخمس من ایمان،۱،ص۳۰، رقم:۵۶)

''بے شک تم جو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور تمہارا مقصد اللہ کو راضی کرنا ہو تو اللہ تمہیں اس پر اجر عطا کرتا ہے حتی کہ اپنے ہاتھ سے ایک (لقمہ بیوی کے منہ) میں ڈال دو اس پر بھی اللہ اجر عطا کرتا ہے''۔

اگر ہم اپنی معاشرتی زندگی میں اس حدیث پاک پر عمل کریں تو ایسا کرنے سے میاں بیوی کے درمیان محبت بڑھتی ہے اور جب محبت بڑھ جائے تو اس سے اعتماد بڑھتا ہے اور اعتماد سے خوشگواری آتی ہے خوش گواری آجائے تو گھر جنت بن جاتا ہے پھر وہ فریق ایک دوسرے کی چھوٹی بڑی تمام باتیں نظر انداز کردیتے ہیں۔ اگر گھر میں ایسا ماحول پیدا کردیا جائے تو اس سے حیاء بڑھتا ہے۔ اس سے بیوی ہر معاملے میں اپنے شوہر کا حیاء کرتے ہوئے زندگی کے ہر موڑ پر اس کے ساتھ دیتی ہے اور شوہروں کے ساتھ روزمرہ کی زندگی میں ان کے حقوق کا خیال رکھتی ہے۔ اس کی تابع دار رہتی ہے اس سے گھر کا ماحول خوشگوار ہوجاتا ہے اور گھر جنت بن جاتا ہے۔

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اذا اعطی الله احدکم خیر فلیبدا بنفسه و اهل بیته. (مسلم، الصحیح، کتاب الامارۃ، باب الناس تبع القریش۳،۱۴۵۳، رقم:۱۸۲۲)

''اللہ پاک اگر کسی کو بھلائی دے مالی وسعت دے تو اسے چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اپنی جان اور اپنے بیوی بچوں سے اس کا آغاز کرے''۔

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله.

''افضل دینار وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے''۔ (مسلم، الصحیح، باب فضل النفقه علی العیال، ۲:۶۹۱، رقم: ۹۹۶)

حضور نبی اکرم ﷺ نے سب سے افضل دینار بیوی بچوں پر خرچ کرنے والے دینار کو قرار دیا لیکن بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں، رشتہ داروں اور سوسائٹی کے غریبوں پر خرچ کرنے کی اہمیت اور اجر اپنی جگہ مگر سب سے بڑا اجر یہ ہے کہ ابتداء اپنے بیوی بچوں سے کرے۔ ہمارے معاشرے کے اندر اپنی بیوی اور بچوں پر خرچ کرنا اس کو کبھی دین کا حصہ سمجھا ہی نہیں ہم ایسی نیکی کرنے لگے تو ماں باپ کہہ دیتے ہیں یہ لڑکا تو اپنی بیوی کا مرید بن گیا ہے۔ یہ سب دور جاہلیت کی باتیں ہیں۔ تعلیم مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہے ہمیں یہ دیکھ کر خوش ہونا چاہئے کہ ہمارا بیٹا بیوی کو اچھا لباس دے رہا ہے، اچھا کھانا کھلا رہا ہے تو ان کو اس عمل پر دعائیں دو۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو کل آپ کی بیٹی بھی کسی کے گھر میں بہو ہوگی وہ بھی کسی کی بیوی بنے گی اگر آپ خوش ہوں گے کہ آپ کا بیٹا آپ کی بہو سے حسن سلوک کر رہا ہے اس کا صلہ اللہ رب العزت آپ کو آپکی بیٹی کی شکل میں دے گا اس کا شوہر بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور اگر آپ کو پسند نہیں بہو کے ساتھ حسن سلوک کرنا تو پھر آپ کی بیٹی کے ساس اور سسر کو بھی پسند نہیں آئے گا۔ اگر ہم آج اپنے گھروں میں، معاشرے میں امن وسکون اور خیر و برکت چاہتے ہیں تو ہمیں مکمل طور پر سوچ کے زاویے بدلنے ہوں گے۔ اگر ہم اپنا طرز عمل بدل دیں تو ہمیشہ خیر و برکت رہے گی۔ پورے معاشرے کو سوچ بدلنے کی ضرورت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

دینار انفقته فی سبیل الله و دینار انفقته فی رقبة و دینار تصدقت به علی مسکین و دینار انفقته علی اهلك. (مسلم، الصحیح، باب الابتدا فی النفقه بالنفس، ۲:۶۹۲، رقم: ۹۹۵)

''دینار وہ ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے جو غلام کو آزاد کرانے پر خرچ کرتے ہو دینار وہ ہے جو غریب اور کسی مسکین کی حالت سنوارنے پر خرچ کرتے ہو اور صدقہ کرتے ہو غریبوں پر دینار وہ ہے جو اپنی

بیوی اور بچوں پر خرچ کرتے ہو"۔

اور پھر آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

اعظمها اجرا الذی انفقته علی اهلك.

"زیادہ اجر اس دینار کے خرچ کرنے کا ہے جو تم نے بیوی اور بچوں پر خرچ کیا"۔

اہل وعیال پر خرچ کیا ہوا دینار کا اجر اللہ کی راہ میں دوسروں پر خرچ کرنے سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور اجر کا باعث ہے۔ یہ وہ حقوق ہے جن کو ہم نے دین کا حصہ نہیں سمجھا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لنسآئهم.

(ترمذی، السنن، باب ماجاء فی حق المراة علی زوجها، ۳، ۴۶۶، رقم ۱۱۶۲)

"سب سے کامل ایمان ان لوگوں کا ہے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور تم میں سے سب سے بہترین (مومن وہ ہے) جس کا سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے اچھا ہے"۔

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کل شئی لیس من ذکر الله فهو لعب لا یکون اربعة. (نسائی، السنن، باب ملاعبة الرجل زوجته، ۳۰۲،۵، رقم ۸۹۳۸)

"ہر وہ کام جس میں اللہ کا ذکر نہیں کھیل ہے سوائے چار چیزوں کے"۔

ان میں پہلی چیز بیان فرمائی ان میں سے ایک ملاعبة الرجل امرائة "کوئی شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کھیلے"۔

اللہ رب العزت کو قبول ہے کہ آپ لوگ بیوی بچوں کے ساتھ کھیلا کریں، بیوی بچوں کے ساتھ گھل مل کر رہا کریں اور گھر میں دوڑ لگایا کریں یہ مستثنیٰ ہے یہ سب حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اور آپ ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارنا دنیا آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا طرز عمل ازواج مطہرات کا کیا تھا

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

یقوم علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بحراب فی المسجد یسترنی بردائة لکی انظر الی لعبهم.... (نسائی، السنن، باب ابحة الرجل لزوجته، ۳۰۷:۵، رقم:۸۹۵۳)

"آقا علیہ السلام میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے تھے اور گھر کے باہر مسجد نبوی کے صحن میں

حبشی اپنے ہتھیاروں کے ساتھ کرتب کررہے تھے اور آقا علیہ السلام دیکھ رہے تھے مجھے چادر کے اندر چھپالیا اور کھڑے رکھا تاکہ جنگی مشقیں مسجد نبوی کے اندر مجھے بھی دکھاتے رہے اور دکھا دکھا کر یہ نہیں فرمایا کہ عائشہ بس کرو کافی ہے میں اس وقت تک کھڑی رہی جب تک میں نے خود نہ کہا کہ آقا بس اب میں سیر ہوگئی ہوں

تاجدار کائنات ﷺ سے بھی زیادہ کوئی متقی ہے ان سے بھی زیادہ کوئی دین دار ہے۔ آقا علیہ السلام نے اس عمل کے ذریعے میاں بیوی کے تعلقات کے سلسلے میں اسوہ حسنہ پیش کیا کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوشگوار ماحول میں رہنا اور اس کو خوش رکھنے کی شریعت میں کہاں کہاں تک اجازت دی گئی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

عید کا دن تھا دو بچیاں میرے پاس آئیں گھر میں انصار کی بہادری اور جنگ بعاث میں ان کی بہادری کے گیت گانے لگیں اور دف کے ساتھ بجانے لگیں اور میں سن رہی تھی۔

دخل ابوبکر وعندی جاریتان من جواری الا نصار تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث قالت ولیستا بمغنتیین فقال ابوبکر امز امیر الشیطان فی بیت رسول الله وذلک فی یوم عید فقال رسول الله یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا. (بخاری، الصحیح باب مایقرء بہ فی صلاۃ العیدین، ۲، ۶۰۷، رقم: ۸۹۲)

''ابوبکر داخل ہوئے وہ پیشہ ور گانے والی نہیں تھیں بلکہ جنگوں میں بہادری کے قصے سنا کر خوش کررہی تھیں۔ آپؓ نے ان کو دیکھا وہ ڈر گئیں۔ آپؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر شیطان کے مضامیر (باجے) بج رہے ہیں آقا علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکرؓ ہر قوم کی عید کے دن ہوتے ہیں یہی ہماری عید کے دن ہیں ان کی خوشی کا وقت ہے''۔

حضور نبی اکرم ﷺ اس حد تک خوش اخلاق تھے اور عورتوں کے حقوق کا اتنا خیال رکھتے کہ ہم نے زندگی میں کبھی تصور بھی نہیں کیا۔ حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک پڑوسی جو فارس کا رہنے والا تھا اور وہ بہت اچھا کھانا بناتا تھا ایک دن اس نے بہت شاندار کھانا بنایا اور کھانا بنا کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آکر حضور نبی اکرم ﷺ کو دعوت دی عرض کیا یارسول اللہ میں نے بہت اچھا کھانا بنایا ہے آپ کو دعوت ہے میرے گھر تشریف لائیں آپ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیٹھی ہیں آپ نے فرمایا: کیا عائشہؓ کی بھی دعوت ہے اس نے آپ ﷺ کو دوبارہ دعوت دی آپ ﷺ نے پھر وہی الفاظ دہرائے۔ تیسری دفعہ پھر دعوت دی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا عائشہ کی دعوت ہے اس نے کہا ہاں عائشہ کے لئے بھی ہے تب حضور ﷺ دعوت قبول فرمائی اور دعوت کے لئے روانہ ہوئے۔

آقا علیہ السلام اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ گھر کے کام کاج بھی کرواتے۔ حضرت اسودؓ بیان کرتے ہیں:
جب نماز کا وقت نہ ہوتا تو آقا علیہ السلام ازواج مطہرات کے ساتھ اپنے کاشانہ اقدس میں مل کر کام کاج کراتے تھے اور گھر کے کاموں میں ازواج مطہرات کی معاونت کرتے تھے۔

ہمارے معاشرے میں حالت یہ ہوگئی ہے اگر گھر کے کام کاج کریں تو اعتراضات کی بونچھاڑ کردی جاتی ہے۔ اور خود بھی ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری شان ہی ختم ہوگئی یہ سب جاہلانہ، اللہ کے دین اور تاجدار کائنات ﷺ کی سنت کے خلاف باتیں ہیں۔ہمیں اپنی فکر، زاویہ نگاہ اور اپنی طرز زندگی کو آقا علیہ السلام کی سنت کے مطابق ڈھالنا ہوگا اور آقا علیہ السلام کی سنت کو اپنی زندگیوں میں داخل کرنا ہوگا تب جا کر ہم اپنی زندگی اسلامی طرز کے مطابق گزار سکتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

ایک دفعہ میں سفر میں آقا علیہ السلام کے ساتھ تھی آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو آگے بھیج دیا حتی کہ ہم اکیلے ہوگئے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ میرے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کرو میں نے دوڑ لگائی میں دوڑ لگا کر آگے نکل گئی کچھ زمانہ گزر گیا پھر میں تھوڑی صحت مند ہوگئی۔ پھر اسی طرح موقع آیا کسی سفر میں ہم اکیلے رہ گئے صحابہ کو آگے کردیا پھر فرمایا عائشہ دوڑ کا مقابلہ کرو پھر دوڑ کا مقابلہ کیا میرا وزن تھوڑا سا بڑھ گیا تھا اس دوڑ میں آقا علیہ السلام آگے نکل گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس دن جو دوڑ جیتی تھی آج میں نے اس دن کا بدلہ چکا دیا۔

(ابوداؤد، السنن، باب فی السبق علی الرجل، ۳، ۲۹، رقم: ۲۵۷۸)

آقا علیہ السلام اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ محبت فرماتے، انکے ساتھ کھیلتے۔ اب کہاں تاجدار کائنات ﷺ جن کے تلوے عرش چومتا ہے، جن کا استقبال رب کائنات کرتا ہے، جنہیں **ثم دنا فتدلی** کا مژدہ فضاں ملتا ہے حتی کان قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام پر بیٹھنے والے جن کو رب اپنے جلوے کراتا ہے جن کے جلوے کو فرشتہ ترستے ہیں، جن کے انگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہوتا ہے، جن کو جانور سجدہ کرتے ہیں، جن کے اشارے سے ڈوبا سورج پلٹ آتا ہے، وہ شان میرے آقا ﷺ کہ ساری کائنات ان کے تلوے چومتی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام جن کے دیدار کو ترسے، ان سے بڑھ کر شان کس کی ہوسکتی ہے۔ اور خلق میں یہ مقام اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ دوڑ کے مقابلے کررہے ہیں۔ہم نے تاجدار کائنات ﷺ کا اسوۂ مبارکہ کو ابنی زند گیوں میں اپنانا ہے ۔لیکن آج معاشرے میں ہماری حالت یہ ہوچکی ہے کہ ہم برداشت نہیں کرسکتے گھر میں بیوی کی چھوٹی سی بات پر ہم آگ بگولہ ہوجاتے ہیں گھر میں ہماری توہین ہوجاتی ہے ہم اپنے آپ کو فاضل، عالم سمجھتے

ہیں اور اس بات کا طعنہ دیتے ہیں کہ ہم ہزاروں لوگوں کو درس دیتے ہیں اور تم میری بات نہیں سنتی مجھ سے اس طرح بات کرتی ہو آقا علیہ السلام کا اسوۂ اور آپ کی سیرت طیبہ اس سے بہتر معیار زندگی کسی کا نہیں ہے۔

ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا:

انی لاعرف عضبك ورضاك قالت قلت وكيف تعرف ذاك يارسول اللهؐ قال انك اذا كنت راضية قلت بلىٰ ورب محمد وذا كنت ساحطة قلت لا ورب ابراهيم. قالت اجل لست اها جر الا سمك. (بخاری، الصحيح، باب مايجوز من الهجر ان لمن عصى، ٥، ٢٢٥٧، رقم:٥٧٢٨)

''اے عائشہ مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ تم کس وقت میرے ساتھ خوش ہو اور کس وقت میرے ساتھ ناراض ہو''۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو یہ کیسے پتہ چلتا ہے۔آقا علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور قسم کھاتی ہو تو قسم کھا کر کہتی ہو رب محمد ﷺ کی قسم میرا رب کہہ کر قسم کھاتی ہو تو میں سمجھ لیتا ہوں آج عائشہ خوش ہے اور جب ناراض ہوتی ہو اور قسم کھانی پڑے تو تم کہتی ہو رب ابراہیم علیہ السلام کی قسم میں سمجھ جاتا ہوں تم ناراض ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتی ہیں میرے آقا خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا میں بشر ہوں اور بحثیت بشر کبھی ایسی کیفیت آ بھی جاتی ہے لیکن خدا کی قسم میں جب رب ابراہیم کی قسم کہتی ہوں مگر آپ میرے دل سے نہیں نکلتے آپ پھر بھی میرے دل میں ہیں میں صرف اظہار کرنے کے لئے رب ابراہیم کہہ دیتی ہوں چونکہ وہ بھی تو آپ کے ہی جد ہیں''۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ظرف ہے اور پھر زوجہ کے حقوق کا یہاں تک خیال کرتے آپ ﷺ نے ازدواجی زندگی میں کتنی گنجائش چھوڑی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی آقا کی امتی ہیں اور حضور کی ناراضگی امتی کو گوارا نہیں انہیں بھی معلوم ہے مگر ایک طرف میاں اور بیوی کا رشتہ بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

جب ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا وصال ہوگیا تھا ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ معظّمہ میں شعب ابی طالب سے جب نکلے تو اس سال کو عام الحزن کہا مگر جب مدینہ میں آگئے آپؓ فرماتی ہیں: خدا کی قسم مجھے ازواج نبی ﷺ میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ پر رشک آتا تھا حالانکہ میں نے انہیں نہ دیکھا فرماتی ہیں کہ جب آقا علیہ السلام گھر میں بکری یا دنبہ ذبح کرتے جب قربانی دیتے یا جانور ذبح کرکے اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور جس گھر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی سہیلیاں رہتی تھیں جو مکہ کی زندگی میں آپ کی پیاری سہیلیاں تھیں گوشت کے ٹکڑے پلیٹوں میں ڈال کر اپنے ہاتھ سے ان کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے

زمانہ بیت گیا تھا حضرت خدیجہؓ وصال پا گئیں تھیں لیکن ان کی روح کو خوش کرنے کے لئے گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم کرتے تھے مجھے اس لئے حضرت خدیجہؓ کی خوش نصیبی پر رشک آتا تھا کہ آقا علیہ السلام آج تک آپ کو نہیں بھولے آپ کی سہیلیوں کو بھی نہیں بھولے۔

حضرت عطاءؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں اور حضرت عبید بن عمیرؒ ہم دونوں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ام المومنین ہمیں آقا علیہ السلام کی حیات طیبہ کا کوئی بہت عجیب واقعہ سنائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کچھ دیر خاموش ہوگئیں سوچنے لگیں:

لما کان لیلة من اللیالی قال یا عائشه ذرینی اتعبد اللیلة لربی.

''راتوں میں سے ایک رات آئی وہ رات میرے گھر میں آقا علیہ السلام نے آرام فرمانا تھا۔ مجھ سے فرمایا اے عائشہ مجھے اجازت دیتی ہو آج رات میں اللہ کے حضور عبادت میں بسر کروں''

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا معمول مبارک تھا ایک رات ازواج مطہرات کے گھروں میں بانٹے اور عدل کرتے تھے۔ میری باری کی رات آگئی جب میرے گھر تشریف لائے اور بستر پر آرام فرما ہوئے۔ وہ رات عبادت کی رات تھی تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کیونکہ باری میری تھی۔ میرے بستر آرام تشریف فرما تھے۔آپ ﷺ چاہتے تھے کہ اس رات عبادت کریں مصلیٰ پر کھڑے ہوں اور اللہ کے حضور روئیں، التجائیں اور دعائیں کریں مگر میرا حق تھا تو مجھے فرمانے لگے: عائشہ کیا مجھے اجازت دیتی ہو کہ آج رات میں اللہ کے حضور عبادت میں بسر کردوں۔ میں نے عرض کی۔

واللہ انی لاحب قربك واحب ماسرك.

''خدا کی قسم آپ کی قربت بھی چاہتی ہوں اور اپکی مسرت بھی چاہتی ہوں''

آقا مجھے دونوں چیزیں پیاری ہیں آپ کی مسرت بھی چاہتی ہوں۔آپ کا قرب بھی پیارا ہے مگر جس بات میں آپ کی خوشی ہے حضور اجازت ہے حضور آپ عبادت کرلیں تب حضرت عائشہ فرماتی ہیں **فقام فتطهر ثم قام یصلی** پھر وضوفرمایا پھر نفلی نماز پڑھنے لگے۔**قالت فلم یزل یبکی حتی بل حجره.** پھر اتنا روئے اللہ کی بارگاہ میں کہ آپ کی گود آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ (ابن حبان، الصحیح، باب بان المراء علیہ اذا تخلی لزوم البکاء، ۲، ۳۸۶، رقم: ۶۲۰)

آقا علیہ السلام کی پوری زندگی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک اور پیار و محبت میں گذری- حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

ماضرب رسول اللہ ﷺ شیاء قط بیده ولا امراة ولا خادما یجاهد.

''حضور نبی اکرم ﷺ نے پوری زندگی اپنے ہاتھ سے نہ اپنی کسی زوجہ بیوی کو مارا نہ کسی خادم کو''
(سنن نسائی، باب ضرب الرجل زوجتہ، ۵، ۳۷۰، رقم: ۹۱۶۳)

اگر ہم اپنے رویے پر غور کریں تو ہمارا اپنی بیویوں کے ساتھ طرز عمل کیا ہے۔ ہم کہاں کے مسلمان ٹھریں گے اور کہاں کے آقا علیہ السلام کے غلام ٹھہریں گے۔ ہم بیویوں کو مارتے ہیں، پیٹتے ہیں یہ سراسر اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف بغاوت ہے۔ یہ سنت رسول ﷺ کی نافرمانی ہے حضور ﷺ نے لوگوں کو منع فرمایا

حضرت ایاسؓ بن عبداللہ بن ابی زباب روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لاتضربن اماء الله. (ابن ماجه،السنن، باب ضرب النساء، ۱،۶۳۸، رقم:۱۹۸۵)

''اللہ کی باندیوں کو نہ مارا کرو''

اگر غصے کی حالت میں تمہارے ساتھ ناراضگی ہوجائے، جھگڑا ہوجائے انہیں نہ مارا کرو۔ یہ اس لئے فرمایا تم طاقتور ہو یہ کمزور ہیں یہ تمہارا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ تم طاقتور ہو، طاقتور ہوکر ایک کمزور پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ انہوں نے اپنی جان اپنی عزت تمہارے سپرد کی ہے۔ تمہاری خدمت کرتی ہیں۔ تمہاری اولاد کی تربیت کرتی ہیں۔ تمہاری عزت کی رکھوالی کرتی ہیں۔ تمہارے گھر کی رکھوالی کرتی ہیں۔ کیونکہ اللہ کی باندیاں ہیں انہیں مارو گے تو اللہ ناراض ہوجائے گا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو زدو کوب کرنے سے منع فرمایا انہیں گالی دینے سے بھی منع فرمایا۔ ان کو مارنا پیٹنا، گالی گلوچ کرنا یہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰؓ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص عورتوں کی بے عزتی کرتا ہے، انہیں گالی گلوچ کرتا ہے انہیں ذلیل کرتا ہے وہ خود ذلیل و کمینہ ہے''۔

اس حدیث پاک پر غور کریں تو ذلیل و کمینہ شخص کے علاوہ کوئی اپنی بیویوں کو ذلیل نہیں کرتا ان کی اہانت کوئی نہیں کرتا۔ سوائے برگزیدہ اور عزت والے شخص کے جو بیویوں کی عزت کرے گا حسن سلوک کرے گا ان کے ساتھ شفقت اور بھلائی کرے گا۔ وہی شخص عزت والا اور بھلائی والا ہے جو شخص بیویوں کو مارے گا گالی گلوچ کرے گا وہ شخص اللہ کی نگاہ میں ذلیل اور کمینہ ہے۔ خواہ کتنی ہی نمازیں کیوں نہ پڑھتا ہو، یہ معیار ہے حسن سلوک کا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سکھایا۔ اگر ہماری اصلاح ہمارے گھر سے شروع ہو، جو قریب ترین رشتہ ہے شوہر کا بیوی کے ساتھ اور شوہر کا بچوں کے ساتھ تو ہم باقی رشتوں اور پورے معاشرے کی اصلاح کرنے کے قابل ہوجائیں گے۔ ☆☆☆☆☆

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تفسیری تفردات و امتیازات

قسط ہشتم

علامہ محمد حسین آزاد ۔ ایم فل علوم اسلامیہ منہاج یونیورسٹی

منہاج یونیورسٹی کالج آف شریعہ سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تفسیری خدمات کے حوالے سے پہلا ایم فل کرنے کا اعزاز جامعہ کے ابتدائی فاضلین میں سے علامہ محمد حسین آزاد نے حاصل کیا ہے جو جامعۃ الازہر سے ''الدورۃ التدریبیۃ'' میں بھی سند یافتہ ہیں اور مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ کے علاوہ مجلّہ دختران اسلام کے مینجنگ ایڈیٹر ہیں جن کا مقالہ قارئین کے استفادہ کے لئے بالاقساط شائع کیا جارہا ہے۔

۳۔مغرب کے تصّور کی وضاحت

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

حَتّٰیٓ اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْماً. (الکہف،۱۸:۸۶)

''یہاں تک کہ وہ غروب آفتاب (کی سمت آبادی) کے آخری کنارے پر جا پہنچا وہاں اس نے سورج (کے غروب کے منظر) کو ایسے محسوس کیا (جیسے) وہ (کیچڑ کی طرح سیاہ رنگ) پانی کے گرم چشمہ میں ڈوب رہا ہو۔ اور اس نے وہاں ایک قوم کو (آباد) پایا۔''

(طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص۴۶۵)

اس آیت مبارکہ میں ذوالقرنین کے مشرق اور مغرب کی طرف سفر کرنے کا ذکر ہے جس میں وہ زمین کے مشرقی اور مغربی کناروں تک گیا۔ یہاں ''مغرب الشّمس'' کا ترجمہ ''غروب آفتاب (کی سمت آبادی) کے آخری کنارے'' کر کے مغرب کے تصور کی وضاحت کر دی گئی۔ کیونکہ اس کا ترجمہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ کیا جاتا تو اس سے مغالطہ پیدا ہونے کا امکان تھا۔ کہ سورج تو ہر وقت گردش میں رہتا ہے اور کسی ایسی جگہ کو مخصوص نہیں کیا جاسکتا جو اس کا مقام غروب ہو۔ بلکہ اصلاً تو سورج کے غروب ہونے کی محض سمت کا تعین ہی ممکن ہے۔ اسی طرح آیت کے اگلے حصے کا ترجمہ ''سورج (کے غروب کے منظر) کو ایسے محسوس کیا (جیسے) وہ کیچڑ کی

طرح (سیاہ رنگ) پانی کے گرم چشمے میں ڈوب رہا ہو" بھی سورج کے غروب کے منظر کو بیان کر رہا ہے جسکا ہر شخص غروب کے وقت مشاہدہ کرتا ہے، نہ کہ سورج کے غروب ہونے کے واقعے کو جس کا احساس عام روایتی تراجم پڑھ کر ہوتا ہے اور جدید سائنسی تحقیقات پر نظر رکھنے والا قاری مغالطوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

۴۔طلوع شمس کے تصوّر کی وضاحت

قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا:

حَتّٰیٓ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا۔ (الکھف،۱۸:۹۰)

"یہاں تک کہ وہ طلوع آفتاب (کی سمت آبادی) کے آخری کنارے پر جا پہنچا۔ وہاں اس نے سورج (کے طلوع کے منظر) کو ایسے محسوس کیا (جیسے) سورج (زمین کے اس خطہ پر آباد) ایک قوم پر ابھر رہا ہو۔ جس کے لئے ہم نے سورج سے (بچاؤ کی خاطر) کوئی حجاب تک نہیں بنایا تھا (یعنی وہ لوگ بغیر لباس اور مکان کے غاروں میں رہتے تھے)۔"

(طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص ۴۶۶)

اس آیۂ مبارکہ میں طلوع شمس کا منظر بیان کیا جا رہا ہے۔ "**مطلع الشمس**" کا ترجمہ "طلوع آفتاب (کی سمت آبادی) کے آخری کنارے" کر کے سورج کی گردش اور سورج و زمین کے باہمی حرکتی تعلق کو بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ زمین پر سورج کے طلوع کی سمت ہی میں سفر کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ سورج کے طلوع کی جگہ پر پہنچنا ناممکن ہے۔ کیونکہ سورج کے طلوع کا مطلب زمین کے اس مخصوص حصے کا حرکت کے دوران سورج کے سامنے ہونا ہے۔ اسی طرح "**تطلع علی قوم**" کا ترجمہ "(جیسے) سورج (زمین کے اس خطہ پر آباد) ایک قوم پر ابھر رہا ہو" بھی اپنے اندر سائنسی تحقیق لئے ہوئے ہے۔ پھر "**لم نجعل لھم من دونھا سترا**" کا ترجمہ "جس کے لئے ہم نے سورج سے (بچاؤ کی خاطر) کوئی حجاب تک نہیں بنایا تھا (یعنی وہ لوگ بغیر لباس اور مکان کے غاروں میں رہتے تھے)۔" اس سائنسی حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ اس سے مراد اس علاقے میں لوگوں کا طرز بود و باش ہے نہ کہ سورج سے بچاؤ کے لئے ان لوگوں کے لئے کوئی آڑ یا پردہ۔ کیونکہ زمینی ساخت اور اس کے سورج کے گرد مسلسل گردش سے اس طرح کے کسی امکان کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ کہیں سورج کی حدت سے بچاؤ کے لئے کوئی غیر معمولی آڑ یا پردہ موجود ہو۔ بلکہ یہ تو لوگوں کا طرز بود و باش اور انداز رہائش ہے جو "**سترا**" کا کام کرتا ہے اور جہاں تہذیب نے ترقی نہیں کی وہاں لوگ اس کے بغیر ہی زندگی بسر کر رہے ہیں اور "عرفان القرآن" میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۵۔ لفظ سمٰوٰت کی سائنسی تعبیر اور معنوی وسعت

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰیo(طٰهٰ، ۲۰:۶)

''(پس) جو کچھ آسمانوں (کی بالائی نوری کائناتوں اور خلائی مادی کائناتوں) میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان (فضائی اور ہوائی کرّوں میں) ہے اور جو کچھ سطح ارضی کے نیچے آخری تہہ تک ہے سب اسی کے (نظام اور قدرت کے تابع) ہیںo''

(طاہرالقادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ترجمہ عرفان القرآن ،لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص۴۸۳)

اس آیۂ مبارکہ میں ''السموات'' اور ''ما بینھما'' کا ترجمہ نہ صرف اپنے اندر سائنسی تحقیق اور معنوی جدت لئے ہوئے ہے بلکہ رب ذوالجلال کی شان کو بھی بیان کر رہا ہے۔ یہاں ''السموات'' کا ترجمہ آسمانوں (کی بالائی نوری کائناتوں اور خلائی مادی کائناتوں) اور ''ما بینھما'' کا ترجمہ ''جو کچھ ان دونوں کے درمیان (فضائی اور ہوائی کروں)'' سے کیا گیا ہے۔ سموات اور بینھما کا یہ ترجمہ اس معنوی وسعت کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے جو کائنات کی معرفت کے حوالے سے جدید سائنسی تحقیقات، علم فلکیات (Astronomy) اور کونیات (Cosmology) کی دریافتوں نے آج کے ذہن جدید کو دیا ہے۔ پھر ''لہ'' کا ترجمہ کہ ''سب اسی کے (نظام اور قدرت کے تابع) ہیں'' سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اس وسیع تر اور انسانی حدوشمار سے وراء پھیلی ہوئی کائنات میں رب ذوالجلال ہی کا اقتدار قائم ہے اور اس ساری کائنات کا ایک مربوط نظام کے تحت چلنااوران میں کسی نوع کی خرابی کا نہ پیدا ہونا ایک واحد القھار رب کی موجودگی کی دلیل ہے۔ یہاں عرفان القرآن نہ صرف قاری تک آیات قرآنی کے حقیقی مفہوم کو پہنچاتا ہے بلکہ عام سائنسی حقائق جن سے ہمیں روزمرہ کی زندگی میں واسطہ پڑتا ہے ان سے بھی معرفت خداوندی تک پہنچنے اور اللہ تعالیٰ کی موجودگی کے احساس کو پختہ کرنے کی ذہنی وفکری عادت بھی عطا کرتا ہے۔

۶۔ پہاڑوں کی تخلیق کے مقصد کی وضاحت

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَبِهِمْ وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجاً سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ.(الانبیاء،۲۱:۳۱)

''اور ہم نے زمین میں مضبوط پہاڑ بنا دیئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ (اپنے مدار میں حرکت کرتے ہوئے) انہیں لے کر کانپنے لگے اور ہم نے اس (زمین) میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ (مختلف منزلوں تک

پہنچنے کے لئے) راہ پاسکیںo''

(طاہرالقادری، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص۵۰۶)

یہ آیت مبارکہ ہمیں اس حکمت کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ پہاڑوں کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ زمین کو استحکام اور توازن حاصل ہو اور وہ کانپنے اور لرزنے سے محفوظ رہے۔ کیا پہاڑوں کے نہ ہونے پر زمین کے کانپنے کا امکان تھا؟ اس فکری مغالطے کا ازالہ عرفان القرآن نے یوں کردیا:

''تاکہ ایسا (نہ) ہو کہ کہیں (زمین اپنے مدار میں حرکت کرتے ہوئے) انہیں لے کر کانپنے لگے۔''

گویا زمین کی مسلسل گردش اس امر کی متقاضی تھی کہ وہ متوازن رہے اور کہیں اپنا توازن کھوکر لرزش اور بے اعتدالی کا شکار نہ ہوجائے۔ اس امکان کے خاتمے کے لئے اس پر پہاڑ بنادیئے گئے تاکہ زمین کو متوازن رکھنے کا کام پہاڑوں سے لیا جاسکے۔

۷۔ آسمان کو چھت بنانے کے تصور کی وضاحت

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفاً مَّحْفُوْظاً وَّ هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ o (الانبیاء، ۳۲:۲۱)

''اور ہم نے سماء (یعنی زمین کے بالائی کرّوں) کو محفوظ چھت بنایا (تاکہ اہل زمین کو خلا سے آنے والی مہلک قوتوں اور جارحانہ لہروں کے مضر اثرات سے بچائیں) اور وہ ان (سماوی طبقات کی) نشانیوں سے روگرداں ہیںo''

(طاہرالقادری، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص ۵۰۶)

اس آیت کریمہ میں ''سقفاً محفوظاً'' کا ترجمہ ''(زمین کے بالائی کروں) کو محفوظ چھت بنایا'' کر کے بالائی کائنات کی اس ساخت کو بھی بیان کردیا گیا جسے آج کی سائنسی تحقیقات نے بیان کیا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق بالائی کائنات ان طبقات پر مشتمل ہے:

۱۔ ٹراپوسفیئر (Troposphere)

یہ سطح زمین سے متصلاً لپٹی ہوئی تہہ ہے جو 10 سے 16 کلومیٹر تک کی بلندی (Altitude) پر مشتمل ہے۔ اس کی موٹائی کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے۔ قطبین (Poles) پر اس کی موٹائی 8 کلومیٹر تک ہے۔

۲۔ سٹریٹوسفیئر (Stratosphere)

زمین کے گرد کا اگلا غلاف ہے جو 10 سے 50 کلومیٹر تک کی بلندی (Altitude) تک پھیلا ہوا ہے۔

۳۔ میزوسفیئر (Mesosphere)

یہ تقریباً ۵۰ سے ۱۰۰ کلومیٹر کی بلندی تک پھیلا ہوا ہے۔

۴۔ اوزون سفیئر (Ozonosphere)

یہ ایک پتلی سی تہہ ہے جو Stratosphere میں موجود ہوتی ہے۔ یہ بالا بنفشی (Ultrav oilet) شعاعیں جذب کرتی ہے جو کہ بلند توانائی کی حامل شعاعیں ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے Stratosphere کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

۵۔ آئینوسفیئر (Ionosphere)

یہ زمین کے گرد 50سے 650 کلومیٹر کے فاصلے تک پھیلی ہوتی ہے اور یہ شمسی لہروں کے ٹکراؤ سے منتشر بار دار ذرات (Ions) سے تشکیل پاتی ہے۔ کائنات بالا سے آنے والی ریڈیائی لہروں (Ridiow aves) کو آئنوسفیئر ہی منعکس کرتی ہے۔

۶۔ تھرموسفیئر (Thermosphere)

یہ زمین کے گرد تقریباً 100 سے 500 کلومیٹر تک کے فاصلے تک پھیلی ہوتی ہے۔

۷۔ ایکسوسفیئر (Exosphere)

تمام کروں سے باہر کی فضا کو بیرونی بالائی کرہ یا Exosphere کہا جاتا ہے جو بیرونی خلا سے مل جاتا ہے۔ یہ زمین کے گرد 500 کلومیٹر کے بالا حصہ سے شروع ہوتا ہے۔

ان طبقات کی تخلیق کا مقصود زمینی مخلوق کو بالائی کائنات کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنا ہے۔ جس کا تذکرہ ''محفوظا'' کے ترجمہ میں کیا گیا کہ:

''تاکہ اہل زمین کو خلا سے آنے والی مہلک قوتوں اور جارحانہ لہروں کے مضر اثرات سے بچائیں۔''

پھر هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ کا ترجمہ ''اور وہ ان (سماوی طبقات کی) نشانیوں سے روگرداں ہیں'' کر کے آج کے سائنسی ذہن کی اس ملحدانہ اور باغی روش کو بھی بیان کر دیا گیا ہے جس میں وہ کائنات کی معجز عقل نشانیوں کو دیکھ کر تشکیک میں مبتلا ہے۔

۸۔ آسمان کے زمین پر نہ گرنے کے تصور کی وضاحت

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ○(الحج،۲۲:۶۵)

''اور آسمان (یعنی خلائی و فضائی کروں) کو زمین پر گرنے سے (ایک آفاقی نظام کے ذریعہ) تھامے ہوئے ہے مگر اس کے حکم سے (جب وہ چاہے گا آپس میں ٹکرا جائیں گے) بے شک اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے ساتھ نہایت شفقت فرمانے والا بڑا مہربان ہےo''

(طاہرالقادری، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص ۵۳۰)

یہ آیت کریمہ بھی نظام کائنات کی استواری اور اس کی تشکیل کی تفصیل بیان کر رہی ہے کہ نظام کائنات ایک ہمہ گیر آفاقی نظام کی وجہ سے قائم ہے جسے تجاذب باہمی (Gravitational System) بھی کہا جاتا ہے۔ قدرت کے اس کائناتی نظم کی تفصیل جس نے کائنات کو توازن سے قائم کر رکھا ہے آسمانی فزکس (Astro Physics) یوں بیان کرتی ہے کہ کائنات میں موجود تمام ستارے اور سیارے اپنی موجودگی کو دو متوازن قوتوں کی ہم آہنگی سے قائم رکھتے ہیں ان میں سے ایک قوت ثقلی کشش (Gravitation) ہے جو اکائی کے قانون سے نتھر کر آتی ہے تمام کمیت یا ڈھیر (Mass) ایک دوسرے کو اسی قوت کے زیر اثر کھینچ کر ایک بڑے ڈھیر میں تبدیل ہونے کے اصول کی پیروی کرتے ہیں۔ دوسری قوت جو ان کے قیام کی ضامن ہوتی ہے وہ گھومتی ہوئی حرکت سے پیدا ہونے والا مرکز گریز قوت (Centrifugal Force) ہے۔ ان دونوں قوتوں کا باہمی تعامل (Interaction) ایک متوازن کائناتی نظام کے قیام پر منتج ہوتا ہے۔ عرفان القرآن میں اس تصور کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

''اور آسمان (یعنی خلائی و فضائی کرّوں) کو زمین پر گرنے سے (ایک آفاقی نظام کے ذریعہ) تھامے ہوئے ہے۔''

ترجمہ عرفان القرآن اس نکتہ کی وضاحت کر رہا ہے کہ کس طرح کائنات پست و بالا کا ہر طبقہ اپنی اپنی جگہ پر تھاما ہوا ہے۔ دراصل یہ ایک ہمہ گیر کائناتی نظام ہے جس کی دریافت آج کی سائنسی تحقیقات کے ذریعے ہو رہی ہے۔ مگر قرآن حکیم اس کا تذکرہ صدیوں پہلے کر رہا ہے۔

۹۔ سبع طرائق کی سائنسی حکمت اور شان الٰہی

قرآن حکیم کی سورۃ المومنون میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ○(المومنون،۲۳:۱۷)

''اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر (کرۂ ارضی کے گرد فضائے بسیط میں نظام کائنات کی حفاظت کے لئے) سات راستے (یعنی سات مقناطیسی پٹیاں یا میدان) بنائے ہیں اور ہم (کائنات کی) تخلیق (اور اس کی

حفاظت کے تقاضوں) سے بے خبر نہ تھے''

(طاہرالقادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص۵۳۴)

اس آیۃ مبارکہ میں بھی بالائی کائنات کے سات طبقات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ان سات طبقات کی تشکیل کی حکمت و فلسفہ آیت کے آخری حصے "وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ" میں بیان کیا گیا ہے۔جس کا مفہوم عرفان القرآن نے کمال بلاغت سے یوں بیان کیا:

''اور ہم (کائنات کی) تخلیق (اور اس کی حفاظت کے تقاضوں) سے بے خبر نہ تھے۔'' یعنی یہاں خلقت سے بے خبری کا تذکرہ نہیں کیا جارہا بلکہ ان کی تخلیق کے بعد ان کی حفاظت اور حیاتیاتی استحکام کے لئے ضروری تقاضوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے جن کا اہتمام "سبع طرائق" سے کیا گیا۔ اور عرفان القرآن اسی سائنسی حکمت کو بھی اپنے معنوی دامن میں سموئے ہوئے ہے۔

۱۰۔کائنات کے تدریجی مراحل اور قدرتِ الٰہی

قرآن حکیم کی اگلی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ۝(المؤمنون، ۱۸:۲۳)

''اور ہم ایک اندازہ کے مطابق (عرصہ دراز تک) بادلوں سے پانی برساتے رہے پھر (جب زمین ٹھنڈی ہوگئی تو) ہم نے اس پانی کو زمین (کی نشیبی جگہوں) میں ٹھہرا دیا (جس سے ابتدائی سمندر وجود میں آئے) اور بے شک ہم اسے (بخارات بنا کر) اڑا دینے پر بھی قدرت رکھتے ہیں۝''

(طاہرالقادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص۵۳۴)

اس آیت مبارکہ میں بارش کے عمل کی تفصیل کو بیان کیا گیا۔آیت کریمہ میں مذکورہ الفاظ "فاسكنه فی الارض" اور "ذهاب" کا ترجمہ کرتے وقت عرفان القرآن میں ان الفاظ میں موجود معنوی وسعت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اول الذکر کا ترجمہ ''پھر (جب زمین ٹھنڈی ہوگئی تو) ہم نے اس پانی کو زمین (کی نشیبی جگہوں) میں ٹھہرا دیا'' کیا گیا۔جس سے پانی کے کائنات کی تخلیق کے ابتدائی دور میں زمین میں ٹھہرنے کے عمل کا پتہ چلتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ''(جس سے ابتدائی سمندر وجود میں آئے)'' کا اضافہ کر کے اس کی وضاحت کردی گئی کہ ابتدائی دور میں کائنات مختلف تدریجی مراحل سے کس طرح گزری۔

''ذھاب'' کا ترجمہ "ہم اسے (بخارات بنا کر) اڑا دینے" سے کر کے جہاں قدرت ربانی کا تذکرہ کیا گیا وہاں اس عمل کو بھی بیان کردیا گیا جس کے ذریعے قدرت الٰہی روبہ عمل ہوتی ہے اور جس کا مشاہدہ آج کی سائنسی نگاہ

آئے روز کرتی رہتی ہے۔

۱۱۔ستہ ایام سے مراد چھ ادوار اور جدید سائنسی تحقیق

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ. (الفرقان ،۲۵:۵۹)

''جس نے آسمانی کرّوں اور زمین کو اور اس (کائنات) کو جو ان دونوں کے درمیان ہے چھ ادوار میں پیدا فرمایا پھر وہ (حسب شان) عرش پر جلوہ افروز ہوا۔'' (۱)

(طاہرالقادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری،ترجمہ عرفان القرآن ،لاہور، پاکستان،منہاج القرآن پبلی کیشنز،ص۵۷۳)

اس آیت مبارکہ میں تخلیق کائنات کے عمل کے چھ ایام میں مکمل ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ یوم ایک ایسی اصطلاح ہے جس سے قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر مختلف مدت مراد لی گئی ہے۔تاہم کائنات کی چھ ایام میں تخلیق سے مراد چھ ادوار میں تخلیق ہے۔آج کی جدید سائنسی تحقیقات ان چھ ادوار کو یوں بیان کرتی ہیں:

۱۔ جملہ سموات (سماوی طبقات کائنات) کی تخلیق پہلے دو ادوار میں مکمل کی گئی۔

۲۔ سماوی طبقات کی طرح زمین کی تخلیق بھی دو ادوار میں مکمل ہوئی۔ جسے Asoic Era کہتے ہیں اور یہ تین ہزار ملین سالوں پر محیط ہے۔

اس کے بعد جب اس کائنات میں زندگی کے آغاز کا مرحلہ شروع ہوا تو اسے چار ادوار میں مکمل کیا گیا۔یعنی زمینی تخلیق اور اس پر حیات کا آغاز چار مراحل پر محیط ہے:

۱۔یوم ثالث/تیسرا دور(Proterozoic Era):

اس دور کو Precambrian دور بھی کہتے ہیں۔اس میں زمینی زندگی کے ابتدائی آثار شروع ہوئے۔

۲۔یوم الرابع / چوتھا دور(Palaeozoic Era)

یہ دور زندگی کا قدیم مرحلہ (Ancient Stage) کہلاتا ہے۔ جو مزید کئی ذیلی زمانی ادوار پر مشتمل ہے۔

۳۔یوم الخامس/ پانچواں دور(Mesozoic Era)

اسے زندگی کا درمیانہ زمانہ یا(Middle Age) کہتے ہیں۔ جو مزید ۳ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۴۔یوم السادس/ چھٹا دور(Cainozoic Era)

یہ زندگی کا جدید دور (Modern Age)ہے۔ سائنسی تحقیقات کے مطابق اسے شروع ہوئے سات کروڑ سال گزر چکے ہیں۔اسے مزید سات مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

عرفان القرآن میں "ستة ایام" کا ترجمہ ''چھ ادوار'' کر کے وہ مفہوم بیان کیا گیا جو تخلیق کائنات کے

عمل سے ہم آہنگ ہے۔

۱۲۔جدید سائنسی تحقیقات سے قرآنی صداقت کی تصدیق

ا۔ قرآن حکیم کی سورۃ الفرقان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجاً وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَراً مُّنِيْراًo(الفرقان ،۲۵:۶۱)

''وہی بڑی برکت وعظمت والا ہے جس نے آسمانی کائنات میں (کہکشاؤں کی شکل میں) سماوی کرّوں کی وسیع منزلیں بنائیں اوراس میں (سورج کو روشنی اورتپش دینے والا) چراغ بنایا اور (اس نظام شمسی کے اندر) چمکنے والا چاند بنایاo''

(طاہرالقادری، ڈاکٹرمحمد طاہرالقادری،ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان ،منہاج القرآن پبلی کیشنز،ص۵۷۴)

تخلیق وتشکیل کائنات کے مضمون کی حامل اس آیت مبارکہ میں درج ذیل الفاظ خصوصی اہمیت کے حامل ہیں:

۱.بروجا ۲.سراجاً ۳.قمرا منیرا

عرفان القرآن میں ''بـــــروجـــــا'' کا ترجمہ ''(کہکشاؤں کی شکل میں) سماوی کروں'' کر کے جدید Astronomyاور Cosmology کی سماوی و فلکیاتی تحقیقات کوملحوظ رکھا گیا ہے۔جن کے مطابق ہماری کائنات کئی کہکشاؤں پرمشتمل ہے۔جن میں سے ایک ہماری کہکشاں ہے۔

اسی طرح **سـراجـا** کو''(سورج کو روشنی اورتپش دینے والا) چراغ'' کہہ کرسورج کی ہیئت٬ساخت اوراس کی ضوفشانی کی حقیقت کوبھی واضح کردیا گیا ہے۔آج کی جدید سائنسی تحقیقات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ سورج دراصل بے شمارحرارتی توانائی (Thermal Energy) پرمشتمل ہے۔ اوراس پر ہر لمحہ بے شمار توانائی کا اخراج کرنے والے عوامل ظہور پذیرہورہے ہیں۔یعنی سورج نہ صرف اپنی ذاتی روشنی کا حامل ہے بلکہ روشنی وحرارت کا ایک عظیم کائناتی منبع بھی ہےجس طرح دوسرے مقام پرارشاد ہوا:

وَجَعَلْنَا سِرَاجاً وَّ هَّاجًاo (النباء،۷۸:۱۳)

''اورہم نے (سورج کو) روشنی اورحرارت کا (زبردست) منبع بنایاo''

(طاہرالقادری، ڈاکٹرمحمد طاہرالقادری،ترجمہ عرفان القرآن، لاہور، پاکستان ،منہاج القرآن پبلی کیشنز،ص۹۵۳)

جبکہ ''**قـمـرا منيـرا**'' کا ترجمہ ''چمکنے والا چاند'' کیا گیا۔یعنی چاند سے آنے والی روشنی اس کے اندر سےنہیں پھوٹ رہی بلکہ یہ سورج کی روشنی ہے جواس سے منعکس (Reflect) ہوکر زمین پرآ رہی ہے۔

۲۔ قرآن حکیم کی **سورۃ النزعٰت** میں فرمان خداوندی ہے:

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا o وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا o وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحاًo فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا o فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا o

(النزعٰت ،۷۹:۱تا ۵) ☆☆☆☆☆

خلیفہ عمر فاروقؓ اور عصر حاضر کے حکمران

علامہ اشتفاق عالم قادری

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آقا علیہ السلام کے خاص صحابہ میں شمار ہوتا ہے کہ آپ دور جہالت سے ہی نہایت جرأت مند وندر طبیعت کے حامل تھے تمام قریش آپ کے غیض وغضب سے ڈرتے تھے یہی وجہ تھی آقا علیہ السلام نے قریش کے دوعمر میں سے (عمر بن الخطاب، عمر بن ہشام) ایک عمر کے دائرے اسلام میں آنے کی دعا کی۔

ترمذی میں ابن عمر کے حوالے سے بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ الٰہی عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام میں سے جس کو تو چاہے مسلمان بنا کر اسلام کو غلبہ عطا فرما۔

(تاریخ الخلفاء، علامہ جلال الدین سیوطی، ص:۱۸۳)

جبرائیل امین نے آقا علیہ السلام کو اس دعا کی قبولیت پر مبارکباد دی، رسول خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا اے سید عالم آسمان والے آج حضرت عمر کے مشرف بااسلام ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں۔

(تذکرے اور صحبتیں، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

حضرت عمر کے قبول اسلام سے قبل دین کی تبلیغ خفیہ طور پر دار ارقم میں کی جاتی تھی لیکن حضرت عمر کے دائرے اسلام میں آنے کے بعد سرعام دین کا پرچار کیا گیا۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عمر کا قبول اسلام ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر اسلام لائے، پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکین کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔

(الابانة فی مناقب الصحابه، شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری، ص:۱۱۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ پر بیش بہا فضائل ہیں لیکن ہم خاص حکمران وقت کی خود احتسابی اور

رعایا کے حقوق کو بیان کریں گے۔

عہد فاروقی

حضرت عمر فاروق ؓ کا دورِ حکومت تاریخ میں ''سنہرے دور'' کے نام سے جانا جاتا ہے آپ کے عہد میں بے شمار فتوحات ہوئیں جس سے اسلام کا پرچم چار سو لہرانے لگا اور اسلام کو سربلندی نصیب ہوئی۔ آپ نے تعمیراتی کام پر بھی نہایت توجہ دی جیسے سڑکیں تعمیر کروائیں اس سے سامان تجارت کو لانے لے جانے میں کافی سہولت میسر آئی، نہری نظام بہتر کیا اور نہریں کھدوائیں جس سے وہ علاقہ جات جو بنجر پڑے تھے ذرخیز ہوگئے اسطرح آپ کے دورِ حکومت میں نہایت ترقی ہوئی اور بیت المال میں بھی بے حد اضافہ ہوا باوجود اس کے آپ بیت المال میں سے اپنی ضروریات سے زائد لینا پسند نہیں کرتے تھے آپ اس کو غریبوں کا حق سمجھ کر اسکی حفاظت کرتے تھے جب کہ حکمران وقت ہوکر آپ کے کپڑوں میں جابجا پیوند لگے ہوتے تھے۔

قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ صوف کا لباس پہنتے تھے جس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوتا حالانکہ آپ خلیفہ (امیر المومنین) تھے اور اسی لباس میں درے لئے ہوئے بازار تشریف لے جاتے اور اہل بازار کو ادب وتنبیہ فرماتے تھے اگر آپ کے راستے میں کہیں ترکش کی رسی یا چھوارے کی گٹھلی پڑی ہوتی تو آپ اس کو اٹھا کر لوگوں کے گھروں میں پھینک دیتے تھے تاکہ وہ اس سے دوبارہ فائدہ اٹھائیں۔

(تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی، ص:۲۰۶)

اسی طرح حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے کرتے کے قریب چار پیوند لگے دیکھے۔

(تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی، ص:۲۰۶)

تاریخ الخلفاء میں ہی مزید بیان ہے۔ ابن سعد بن احنف بن قیس کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر ؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک لونڈی گزری لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین کی باندی ہے یہ سن کر حضرت عمر ؓ نے فرمایا یہ امیر المومنین کی باندی نہیں ہے اور کسی باندی یا کسی کنیز جب کہ امیر المومنین کے لیے بیت المال سے ان کو کنیز رکھنا حلال بھی نہیں ہے ہم نے عرض کیا کہ پھر اللہ کے مال سے آپ کے لیے کیا حلال ہے حضرت نے جواب دیا کہ عمر ؓ کے لیے تو بس دو جوڑی کپڑے اور ایک جوڑا موسم سرما کے لیے، ایک عدد جوڑا موسم گرما کے لیے، جسم اور عمر کا خرچ، میری اور میرے گھر کے لوگوں کی غذا جیسی کہ عام طور پر قریش استعمال کرتے ہیں (نہ فقیروں جیسی نہ امیروں جیسی بلکہ متوسط درجہ کی) کہ میں بھی ایک معمولی مسلمان جیسی حیثیت رکھتا ہوں۔

(تاریخ الخلفاء، علامہ جلال الدین سیوطی، ص۲۰۵۔۲۰۴)

اس قدر احتیاط کے باوجود بھی آپ دوسروں سے اپنے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے اور نصیحت لیتے تھے۔ ابن زاذن سلمان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ان سے دریافت کیا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں، سلمان نے جواب دیا کہ اگر آپ مسلمان کا ایک درہم لے کر بیجا خرچ کریں گے تو آپ بادشاہ ہوں گے ورنہ آپ خلیفہ ہیں حضرت عمر ؓ نے اس سے نصیحت حاصل کی۔

(تاریخ الخلفاء، علامہ جلال الدین سیوطی، ص:۲۲۰)

اسی طرح اسلامی تربیتی نصاب میں بیان ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ کا یہ حال تھا کہ جب قیام لیل کی کوئی آیت اتی تو غش کھا کر گر جاتے یہاں تک کہ کئی دن تک مریض کی طرح ان کی عیادت کی جاتی۔ وہ اپنے ایام خلافت میں نہ رات کو سوتے اور نہ دن کو بلکہ کبھی بیٹھے بیٹھے غنودگی سی ہوجاتی وہ فرماتے ہیں رات کو سوتا ہوں تو اپنے آپ کو کھوتا ہوں اور دن کو سوتا ہوں تو رعیت کو کھوتا ہوں کیونکہ مجھ سے ان کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔ (اسلامی تربیتی نصاب، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ج:۲،ص:۵۳۸)

آپ رعایا کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ راتوں کو گشت کرتے تھے کہیں کوئی پریشان نہ ہو، ایک دفعہ ایک عورت کا شوہر غزوہ میں گیا تھا عورت کو پریشان دیکھ کر آپ نے واپس بلا لیا۔

تاریخ الخلفاء میں ہے۔

حضرت عمر ؓ کا معمول تھا کہ راتوں کو مدینہ منورہ کی آبادی میں گشت فرمایا کرتے تھے ایک رات ایک عورت اپنا دروازہ بند کئے اپنے شوہر کی جدائی میں فراقیہ اشعار پڑھ رہی تھی۔ دوسرے روز آپ نے فوراً ہی غزوات میں موجود عاملین کو لکھا کہ کوئی شخص چار مہینے سے زیادہ میدان جنگ میں نہ رہے(چار ماہ کے بعد اس کو گھر جانے کی اجازت ہے)(تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی، ص:)

غرض کہ آپ ؓ ہمہ وقت رب اور مخلوق رب کی خدمت میں لگے رہتے تھے لیکن اس کے بعد جب وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا

اسلامی تربیتی میں ہے۔

حضرت عمر ؓ کو جب خنجر لگا اور شہادت کا وقت قریب آیا تو اتنے میں صہیب رومیؓ حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے واہ عمراء وا حبیباہ وا افاہ تو اس پر حضرت عمر فرمانے لگے اے صہیب! میری تعزیت مت

کر۔ اگر حق تعالیٰ مجھے کسی عمل پر اجر نہ دے صرف برابر بھی چھوڑ یں تو بھی میں اس کو غنیمت سمجھوں گا۔

(اسلامی تربیتی نصاب، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ج:۲، ص ۵۴۰۔۵۳۰)

آپ تادم آخر اس قدر خوف خدا اور عجز وانکساری رکھتے تھے حالانکہ آپ کو آقا ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ جنت میں آپ کا محل میں نے خواب میں دیکھا ہے اور رب العزت آپ پر خود فخر کرتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صحابہ کرام کے فضائل ومناقب میں بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر پر فخر کرتا ہے۔

(الانابة فی مناقب الصحابه، شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری، ص: ۱۵۱)

اسی طرح آپ کو جنت کا چراغ بھی کہا حلیۃ الاولیاء میں بیان ہے۔

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر بن الخطاب اہل جنت کا چراغ ہیں۔

(حلیة الاولیاء، ابونعیم، ج:٦، ص:۳۳۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تاریخی اور سنہرے دور میں کر دیکھا یا کہ ایک حکمران وقت پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے کس طرح سے اپنی ریاست کا باشندوں کا خیال رکھنا چاہیے آپ اپنے دور حکومت میں خود کو رعایا کا خادم سمجھتے تھے اور ہمہ وقت ان کی خدمت میں مصروف رہتے تھے راتوں کو گشت کر کے ہر ایک کے حال سے واقف رہتے تھے۔مگر احتیاط کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ دریائے فراط کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی پیاسا مرگیا تو مجھ سے باز پرس کی جائے گی ذرا سوچیئے کہ دریا کے کنارے بھی کوئی پیاسا مرگیا تو باز پرس ہوگی یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ ایک حکمران وقت کی کس قدر ذمہ داری ہے یہی وجہ تھی کہ ایک ساری ساری رات اور دن جاگتے رہتے تھے آپ فرماتے اگر رات کو سوتا ہوں تو خود کو کھوتا ہوں اور دن کو سوتا ہوں تو رعیت کو کھوتا ہوں باوجود اس کے اپنا محاسبہ خود بھی کرتے رہتے اور لوگوں سے بھی پوچھ کر نصیحت لیتے اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو فکر آخرت لگی رہتی تھی حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی حیات مبارکہ میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔

آج کے حکمران

موجودہ دور کے حکمرانوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں خود احتسابی کی صفت موجود ہے نہ لوگوں سے نصیحت لیتے ہیں۔عوام چیخیں مار مار کر اپنی بے بسی کی تصویر پیش کر رہی ہے لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہیں

رینگتی حالاں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق حکمران وقت کی ذمہ داری ہے کہ کوئی جانور بھی پیاسا نہ مرے، یہاں تو پوری قوم ہی بھوک وافلاس ، رنج ومصیبت میں مبتلا ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ حال اس ملک کا ہے جسے حاصل کرنے کا مقصد ہی اسلامی قوانین کا نفاذ اسلامی اقدار کی ترویج تھا اور جسے حاصل کرنے کے لیے نعرہ ہی یہ بلند کیا گیا تھا: پاکستان کا مطلب کیا، **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ۔یعنی ایسے ملک کا قیام جہاں اسلامی احکامات پر عملدرآمد کیا جا سکے، جہاں حقوق کی بالا دستی ہو، جہاں مردوعورت کو ترقی کے یکساں مواقع میسر آسکیں، جہاں رنگ ونسل، خاندان اور مذہبی امتیاز نہ ہو اور ہر ایک کو اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی مکمل آزادی حاصل ہو، مگر افسوس صد افسوس یہاں کے حکمرانوں کے دل خوف خدا سے خالی دیکھائی دیتے ہیں، ان کی روحیں مردہ ہوگئی ہیں، وہ اس زندگی کو ابدی زندگی سمجھ کر اسلامی تعلیمات کو بھول گئے ہیں، وہ لوگوں کا خون نچوڑ کر اپنی تجوریاں بھرنے کے لیے ہی اقتدار کی رسہ کشی میں حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہر وہ ظالمانہ طریقہ اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں جن سے ان کے مفادات پورے ہوسکیں چاہے انہیں ملک دشمنوں کے سامنے اپنے ضمیروں ہی گروی رکھنا پڑیں یا کے غریب عوام کے خون کا آخری قطرہ تک بیچنا پڑے۔جبکہ غیر مسلم مما لک کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے حکمران اپنی عوام کا حددرجہ خیال رکھتے ہیں، وہاں جب کوئی مذہبی تہوار آتا ہے تمام اشیاء پر سیل گا دی جاتی ہیں تا کہ ہر شخص اپنے تہوار کو بھرپور انداز سے منا سکے۔ علاوہ ازیں بچے کا وظیفہ پیدائش سے قبل ہی لگا دیا جاتا ہے،معذوروں و بے روزگاروں کو بھی وظائف دیئے جاتے ہیں مگر طبقۂ امراء سے ٹیکس بھی اسی طرح وصول کئے جاتے ہیں جس کی بناء پر وہاں کی عوام بھی خوشحال ہے اور حکومت بھی۔ یہ اسلامی تعلیمات ہیں جو غیر مسلم مما لک نے اپنائی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔عوام کا خون نچوڑا جا رہا ہے،مہنگائی کے ذریعے اور بجلی وگیس کے بلوں میں اضافہ کر کے انہیں زندگی سے محروم کیا جا رہا ہے اور امراء کے طبقہ سے کسی قسم کی باز پرس نہیں ہے۔ ظالم وڈیرے اور جاگیردار نہ ہی ٹیکس ادا کرتے ہیں اور کھلم کھلا دندناتے پھرتے ہیں۔حکومت کمزور ہے لیکن اس ملک کے چند ایک گھرانے اس ملک کی قسمت کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ وہ فراموش کر چکے ہیں کہ اگر پوری عوام خودکشیوں سے مجبور ہوکر ایسے درندہ صفت حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی تو ان کا نام ونشان تک باقی نہ بچے گا۔اور ملک سے ظلم وجبر کی سیاست ہمیشہ کے لیے دم توڑ دے گی۔ اب وہ وقت دورنہیں ہے کیونکہ عوام ان کے جابرانہ اور ظالمانہ رویوں سے تنگ آ چکی ہے۔ لہٰذا عوام کا فرض بنتا ہے کہ وہ میدانِ عمل میں کود پڑیں اور اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے حکمرانوں اور ظلم وستم کے پیکر سیات دانوں سے نجات کی راہ اختیار کریں۔ اگر اب بھی یہ قدم نہ اٹھی تو خدا نخواستہ تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔☆☆☆☆☆☆

سفیر کربلا

حضرت زینب بنت علیؓ

عائشہ بتول

سیدہ زینب علی رضی اللہ عنہا نے واقعہ کربلا میں اپنی بے مثال شرکت کے ذریعے اسلام کی سربلندی کے لئے لڑی جانے والی جنگ کو رہتی دنیا کے لئے جاوداں بنا دیا۔ حقیقت میں زینبی کردار ہی حسینی کردار کا دوسرا نام ہے۔ حق و باطل کے اس معرکہ میں باطل کے منحوس وجود پر کاری ضرب حضرت زینبؓ نے لگائی جس کے بعد باطل کو سر اٹھانے کی جرات نہ ہوئی۔

سیدہ زینب رضی تعالی عنہا کی ولادت باسعادت پانچ جمادی الاول کو ہوئی آپ کا نام پیدائش کے کئی روز بعد رکھا گیا سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا نام تجویز فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا نام حضور ﷺ رکھیں گے۔ میں اس معاملہ میں کیسے سبقت کر سکتا ہوں کیوں کہ اس وقت حضور ﷺ کہیں سفر پر تشریف فرما تھے چنانچہ سفر سے واپسی پر حسب معمول اپنی بیٹی کے گھر تشریف لائے تو آپ نے بچی کو گود میں لیا تو سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کا نام تجویز فرمادیں حضور ﷺ نے ان کا نام زینبؓ رکھا اور سینہ سے لگایا اور بچی کے ساتھ پیار فرمایا حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میری اس نواسی کی شکل و شباہت خدیجہ الکبری کی طرح ہے۔ آپ کشیدہ قامت تھیں چہرہ مبارک سے رعب حیدری اور جلالت نبوی ﷺ آشکار تھے عصمت و حیا میں سیدہ فاطمہ الزہرہ کے مثل تھے اور فصاحت بلاغت طرز تکلم شیر خدا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حلم و بردباری میں امام حسن کی مثل اور شجاعت و اطمینان وقلب میں امام حسین علیہ السلام کے ہم مثل تھیں (الجواہر)

سیدہ کی تعلیم کا اندازہ کیا لگایا جاسکتا ہے جن کے نانا جان حضور ﷺ اور جن کے ابا سیدنا علی المرتضی اور ماں سیدہ فاطمہ زہراؓ شہزادی کی صفات کتنی بلند ہوں گی حقیقت بھی یہ ہے کہ فراست اور دانشمندی ،قرآن وتفسیر ،ادب،وعلم ،کلام پر حاوی تھیں زہد تقوی ،سادگی ،پاکیزگی ،عبادت وریاضت ،استقامت و استقلال صداقت اور جرات اور تواضع و احسان نوازی ،مہمان نوازی اور ایثار وقربانی یہ تمام صفات سیدہ میں تھیں۔

آپ کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر طیار چچازاد بھائی سے ہوا۔ مسجد میں نکاح ہوا رسم نکاح نہایت

سادگی سے ہوئی امور خانہ داری گھریلو کام کاج کھانے پکانے کی سیدہ کو مہارت تھی۔ شادی سے پہلے گھر کا تمام نظم و نسق سنبھالا ہوا تھا کہ جیسے ہر چیز کا سلیقہ انہیں اعلی طور پر تھا دیکھ کر رشک ہوتا تھا اور شادی کے بعد اپنے گھر کو بھی اسی طرح سنبھالا۔ غریبوں مسکینوں کی مدد کرتیں اور گھریلو خرچ میں کفایت شعاری کرتیں حضرت عبداللہ ابن جعفر فرماتے ہیں کہ زینبؑ بہترین گھر والی اور کھانا پکانے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرح اعلی بہترین کھانا تیار فرماتیں۔

شرم و حیا کا پیکر

یحی بن مازنی کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ میں سیدہ زینب کے گھر کے جوار میں کافی عرصہ رہا لیکن اس طویل عرصہ میں میں نے سیدہ زینب عالیہ کو اس مدت میں نہ کبھی ان کا قد وقامت دیکھنے میں آیا نہ کبھی ان کی آواز سنی۔ (الجواہر)

عظمتِ شوہر

جس سیدہ نے شوہر کو خوش کرنے کا درس خاتون جنت حضرت فاطمہؑ جیسی ماں سے حاصل ہو اس بیٹی زینبؑ نے اپنے شوہر کو خوش رکھنے کی کیا کوشش نہ کی ہوگی۔ اپنی پوری زندگی ان کا ادب و احترام اور عظمت اور ان کو خوش رکھنے کی پاسداری فرمائی کسی موقع پر انیں رنجیدہ نہیں ہونے دیا سیدہ کے شوہر مالدار اور اعلی تاجر تھے روپیہ کی کوئی کمی نہ تھی لیکن سیدہ نے کبھی لالچ نہ کیا جو کچھ ہوتا غریبوں میں تقسیم کر دیتیں آپ کے شوہر کی بھی یہی عادت تھی۔ (الجواہر)

زہد وتقوی

دینا کی زینتوں ،لزتوں ،سازوساماں ،عیش وعشرت ،مال ودولت کو سیدہ نے کبھی ترجیح نہ دی سب کچھ ہوتے ہوئے آخرت کو فوقیت دی یہ وہ خاصہ ہے جو نبوت سے آپ کو حاصل ہوا تھا۔ آپ کی عبادت کا یہ عالم تھا تہجد کی نماز کبھی نہ چھوڑی۔ (الجواہر)

حضرت زینبؑ کا کردار ہر دور کی عورت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے تحریک کربلا میں شامل ہوکر واقعہ کربلا کے پیغام کو رہتی دنیا تک پہچانے کی ذمہ داری کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ تحریک عاشورا کے دو مرحلے تھے۔ پہلا مرحلہ خون، شہادت اور انقلاب کا تھا جبکہ دوسرا مرحلہ امت مسلمہ کی بیداری کا مرحلہ تھا۔

پہلے حصہ کی ذمہ داری حضرت حسین اور ان کے جانثار اصحاب نے پوری کی جو جانفشانی کے ساتھ باطل و طاغوتی قوتوں کے خلاف لڑے اور جام شہادت نوش کیا جبکہ دوسرے مرحلہ کی ذمہ داری خواتین اور بچوں پر تھی۔ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد یہ ذمہ داری حضرت زینبؑ کے کندھوں پر آپڑی۔ وہ ذمہ داری یہ تھی کہ شہداء

کربلا کے پیغام کو دنیا تک پہنچائیں اور امت مسلمہ کو خواب غفلت سے بیدار کریں۔ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد کوفہ و شام کے دشمن بھرے راستوں سے اس قافلہ کو لے کر گزرنا انتہائی مشکل مرحلہ تھا۔ بالآخر آپ کو یزید کے دربار میں لے جایا گیا آپ نے یزید کے دربار میں خطبہ دیا جو آپ کی فصاحت و بلاغت اور شجاعت وحق گوئی کی منہ بولتی تصویر ہے یہاں تک سننے والے سوچ میں پڑ گئے کہ کہیں حضرت علیؓ تو نہیں بول رہے۔آپ نے فرمایا:

اے یزید! کیا تو سمجھتا ہے کہ تو نے ہم پر زمین کے گوشے اور آسمان کے کنارے تنگ کر دیئے ہیں۔ کیا آل رسول ﷺ کو رسیوں اور زنجیروں میں جکڑ کر در بدر پھیرانے سے تو خدا کی بارگاہ میں سرخرو ہو جائے گا۔ کیا ہم مظلوم ہو کر ذلیل ہو گئے ہیں اور تو ظالم بن کر سربلند ہوا ہے؟ آج تو اپنی ظاہری فتح کی خوشی میں سرمست ہے اور اپنے غالب ہونے پر اترا رہا ہے اور خلافت کے ہمارے مسلمہ حقوق کو غصب کر کے جشن منانے میں مشغول ہے۔ کیا تو نے خدا کا یہ فرمان بھلا دیا ہے کہ حق کا انکار کرنے والے یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے انہیں جو مہلت دی ہے وہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ ہم نے انہیں اس لئے ڈھیل دے رکھی ہے کہ جی بھر کر اپنے گناہوں میں اضافہ کریں اور ان کے لئے خوفناک عذاب معین ومقرر کیا جا چکا ہے۔

کیا یہ تیرا انصاف ہے کہ تو نے اپنی مستورات اور لونڈیوں کو چادر اور چار دیواری کا تحفظ فراہم کیا ہے جبکہ رسول زادیوں کو سر برہنہ در بدر پھرا رہا ہے تو نے مخدرات عصمت کی چادریں لوٹ لیں اور ان کے لئے بے حرمتی کا مرتکب ہوا ہے۔ تیرے حکم پر رسول زادیوں کو بے نقاب کر کے شہر بہ شہر پھیرایا۔ تیرے حکم پر دشمنان خدا اہل بیت رسولؐ کی پاکدامن مستورات کو ننگے سر لوگوں کے ہجوم میں لے آئے ہیں۔ ہر شریف وکمینے کی نگاہیں ان پاک بیبیوں کی طرف اٹھ رہی ہیں۔آج رسول زادیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ آج ان قیدی مستورات کے ساتھ ان کے مرد موجود نہیں ہیں جو ان کی سرپرستی کریں۔آج آل محمد ﷺ کا معین ومددگار کوئی نہیں ہے۔

اے یزید! کیا تجھے شرم نہیں آئی کہ تو اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کرنے اور اتنے بڑے گناہ کو انجام دینے کے باوجود فخر کرتا ہوا یہ کہہ رہا ہے کہ آج اگر میرے اجداد موجود ہوتے تو ان کے دل باغ باغ ہو جاتے اور مجھے دعائیں دیتے ہوئے کہتے کہ اے یزید تیرے ہاتھ شل نہ ہوئے اے یزید! کیا تجھے شرم نہیں آئی کہ جوانان جنت کے سردار حسین ابن علی کے دندان مبارک پر چھڑی مار کر ان کی بے ادبی کر رہا ہے۔

اے یزید! تو کیوں خوش نہ ہوا اور فخر ومباہات کے قصیدے نہ پڑھ کیونکہ تو نے اپنے ظلم و استبداد کے ذریعے ہمارے دلوں کے زخموں کو گہرا کر دیا ہے اور شجرہ طیبہ کی جڑیں کاٹنے کے گھناؤنے جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ تو نے اولاد رسول ﷺ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کئے ہیں تو نے عبدالمطلب کے خاندان کے ان نوجوان کو تہہ تیغ کیا ہے جن کی عظمت و کردار کے درخشندہ ستارے زمین کے گوشے گوشے کو منور کرتے تھے۔

عنقریب تو اپنے انجام کو پہنچ جائے گا اور اس وقت اپنی گفتار و کردار پر پشیمان ہوکر یہ آرزو کرے گا کہ کاش میرے ہاتھ شل ہوجاتے اور میری زبان بولنے سے عاجز ہوتی اور میں نے جو کچھ کیا اور کہا اس سے باز رہتا۔ اس کے بعد حضرت زینبؓ نے آسمان کی طرف منہ کر کے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: اے پروردگار تو ہی ان ستمگروں سے ہمارا انتقام لے اور اے خدا تو ہی ان پر اپنا غضب نازل فرما جس نے ہمارے عزیزوں کو خون میں نہلایا اور ہمارے مددگاروں کو تہ تیغ کردیا۔ سیدہ زینبؓ کا حقیقت آمیز خطبہ سن کر یزید کے حواس باختہ ہوگئے اور اسے کچھ نہیں سوجھا کہ کیونکر وہ اپنی بداعمالیوں پر پردہ ڈال سکے۔ (نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب ۳۹۷۔۳۸۲)

سیدہ زینبؓ کے خطاب پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ نے فصاحت و بلاغت معانی و بیان اور علوم و فنون کو الفاظ کے قالب میں ڈال کر اسلوب بیان کی ایک عمدہ مثال قائم کردی۔ آپ نے پوری انسانیت کو حقائق کے اظہار کا طریقہ اور حقوق کے تحفظ کا سلیقہ دیا اور خواتین کو یہ بتایا کہ کسی بھی مشکل کے دوران کس قدر جرات و دلیری کا مظاہرہ کرنا ہے۔

سیدہ زینبؓ جابر حکمران کے سامنے ڈری نہیں بلکہ عزم و استقلال اور صبر و بہادری کے ساتھ تمام مصائب و آلام کو برداشت کیا۔ عورت کیونکہ صنف نازک ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر گھبرا جاتی ہے۔ پریشان ہوجاتی ہے۔ لہٰذا انہیں سیدہ زینبؓ کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور زندگی کو احسن انداز میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سیدہ زینبؓ جرات و بہادری کے ساتھ راہ حق میں ثابت قدم رہیں اور جنگ کے خطرناک حالات میں بھی اپنے بھائی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جس سے ثابت ہوا کہ حق بات کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

سیدہؓ نے اپنے خطیبانہ انداز میں یزید کے دربار میں اسے للکارا اور بہادری اور جرات مندی کا ثبوت دیا۔ جابر و ظالم یزید کے سامنے کلمہ حق بلند کیا اور اس کے مردہ ضمیر کو جھنجھوڑا جس پر وہ کف افسوس ملنے پر مجبور ہوگیا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری مائیں، بہنیں بھی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کریں اپنے اندر سیدہ زینبؓ کے اوصاف حمیدہ پیدا کریں الفاظ میں تلوار سے زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو دعوت وتبلیغ کے لئے تیار کریں اور احسن انداز میں اسلام کے پیغام کو امت مسلمہ تک پہنچائیں۔ آج کی عورت کو حضرت زینبؓ کے اسوہ کو اپناتے ہوئے اپنے حقوق کی بحالی کے لئے ظالم و طاغوتی ہتھکنڈوں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوں۔ اپنا حق بڑھ کر چھین لینا چاہیئے۔ آخر میں عورتوں کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ انہوں نے دوسروں سے مختلف بنانا ہے اپنی امت کی بہتری کے لئے کام کرنا ہے۔ مسلم عورتوں کو سیدہ زینبؓ کے مصائب پڑھنے چاہئیں جو انہوں نے اسلام کی سربلندی کیلئے برداشت کئے اس کو اپنے اندر اتارنا چاہیئے اور مشق کرنی چاہیئے ان اوصاف کی جس کا مجسمہ سیدہ زینبؓ تھی اور اپنے بچوں کو بھی یہ کردار سکھانا چاہیئے۔

☆☆☆☆☆

نمود و نمائش کی مذمت

رخسانہ فیض

ریا کاری، دکھاوا، دغا بازی، غداری ایک ہی چیز کے مختلف پہلو ہیں۔

قارئین محترم! یہ وہ اخلاقی برائیاں ہیں جن میں مبتلا ہوکر ہم نہ صرف اپنے نیک اعمال ضائع کر لیتے ہیں بلکہ معاشرے میں ایک ایسی دوڑ میں شامل ہوجاتے ہیں جس کا کوئی انجام نہیں سوائے تباہی و بربادی کے

حضرت جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ جو شخص اپنے نیک کام لوگوں کو سناتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اصل حالات اور ریاکاری کا حال لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص نمود و نمائش کی خاطر اپنی نیکیاں لوگوں کو دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا عذاب قیامت کے دن لوگوں کو دکھائے گا۔

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر غریبوں اور مستحقین کی مدد کرنے اور ان کی جائز ضروریات پوری کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان تمام کاموں کے بدلے بڑے بڑے انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو زکوٰۃ، صدقات و خیرات دوسروں کی مدد کرنے کے وہ اسلامی طریقے ہیں جن پر عمل کرنے کا سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے بلکہ انہیں دین میں عبادات کا درجہ حاصل ہے لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ اگر کسی کی مدد کرو تو اس طرح کرو کہ اس سے نہ تو لینے والے کی عزت نفس مجروح ہو اور نہ اسے کسی طرح کی شرمندگی کا احساس ہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بات سبھی لوگوں کو معلوم ہوجائے جس سے لینے والے کی نظریں شرمندگی کے باعث جھک جائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کسی کی مدد ایسے کرو کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا جو اس دن نصب کیا جائے گا اور اس جھنڈے سے وہ پہچانا جائے گا کہ وہ دغا باز ہے ریا کار ہے دکھاوا کرنے والا ہے۔

قارئین محترم! اللہ تعالیٰ کی ذات ستار العیوب ہے یعنی پردہ پوش ہے لیکن ریا کاری اور نمود و نمائش اس قدر ناپسندیدہ فعل ہے کہ اس میں ملوث لوگوں کی قیامت کے دن تشہیر ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کاموں کو بڑھا چڑھا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور تھوڑا دے کر زیادہ بتاتے تھے۔ تشہیر کے اس قدر دلدادہ تھے کہ باقاعدہ اہتمام کر کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں تا کہ لوگوں پر ان کا رعب پڑے ان کی واہ واہ ہو کہ دیکھو فلاں بندہ کتنا سخی ہے۔ صرف اپنے نفس کی تسکین کی خاطر اس نے اپنے اچھے اعمال بھی اس انداز سے ضائع کر دیئے حالانکہ ہمارا رب تو چاہتا ہے کہ اس طریقے سے صدقہ و خیرات کرو کہ دائیں ہاتھ سے دو تو بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو یہ خوب ہے لیکن اگر انہیں چھپاؤ اور مفلسوں کو دو تو تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۷۱)

یعنی اگر تم کسی کی مدد کرتے ہو اس کے دکھ درد دور کرتے ہو تو یہ اچھا عمل ہے۔ یعنی کسی کی کھلم کھلا مدد کو اچھا قرار دیا گیا ہے اس کے پیچھے اصل منشاء یہ ہو کہ اس طرح کھل کر غریبوں اور مستحقین کی مدد کرنے سے دوسروں کو ترغیب ملے اور اس طرح لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر مدد کرنے لگیں اور دکھی انسانیت کے دکھ درد دور ہونے لگیں گے جس کے نتیجے میں یہ عمل رواج پائے۔ دوسری جانب یہ بھی ارشاد فرما دیا گیا ہے کہ اگر انہیں چھپاؤ اور مفلسوں کو دو تو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے۔ یہاں کتنی صفائی کے ساتھ بتایا جا رہا ہے کہ اگر غریبوں کی کھل کر مدد کرو تو یہ اچھا ہے اور اگر یہ مدد چھپ کر کرنا چاہتے ہو اور مدد لینے والوں کو تضحیک یا تذلیل سے بچانا چاہتے ہو تو یہ عمل اور بھی زیادہ اچھا ہے۔

اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے وہ جانتا ہے کہ تم نے کیا کیا ہے؟ کیسے کیا ہے؟ کس کی مدد کی؟ کس طرح کی؟ کس ذریعے اور کس نیت سے کی؟ اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے پروردگار عالم اپنے آخری نبی حضور نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرما رہا ہے کہ اے نبی ﷺ آپ کا کام لوگوں کو راہ راست پر لانا نہیں ہے بلکہ آپ کا کام تو پیغام الٰہی کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ (اے محمد ﷺ) آپ ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔

تم جو بھی مال خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لئے ہی ہوتا ہے تم صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرو تم جو بھی مال خرچ کرتے ہو وہ تمہیں پورا کر دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ (سورہ البقرہ آیت نمبر ۲۷۲)

چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کو بتا دیا گیا کہ اگر کوئی آپ کی ہدایت پر نہیں چلتا تو آپ ﷺ کے ذمہ

نہیں۔ یہ کام اللہ کا ہے کہ وہ کس کو راہ راست پر چلاتا ہے اور کس کو نہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ان شرمیلے باعزت لوگوں کا ذکر ہورہا ہے جو اپنی شرم جھجک اور عزت نفس کے باعث کسی کے سامنے اپنی ضروریات کا اظہار نہیں کرتے بلکہ خود کو ایسا خوش اور مطمئن ظاہر کرتے ہیں جیسے وہ بہت مالدار ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ چپکے چپکے صرف اللہ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔

مگر یہاں حکم ہورہا ہے کہ ایسے لوگوں کو تم ان کے انداز اور اپنے اندازے سے پہچان لو کیونکہ وہ تم سے کچھ نہیں مانگیں گے۔ بس تمہارا کام یہی ہے کہ تم ایسے لوگوں کی مدد کرو۔ ان کے دکھ درد دور کرو اپنا مال خرچ کرو اور یاد رکھو اللہ تمہارے اس عمل کو بھی جانتا ہے اور اس سے بھی واقف ہے کہ تم نے کس طرح اپنے مال سے ان کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق تمہیں پورا پورا بدلہ عطا فرمائے گا اور خدا سے دغا نہ کرو۔

خدا سے دغا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ اس کے حکم کی نافرمانی کی جائے۔ اللہ تو سب کے حال جانتا ہے ہر مصلحت اس کو معلوم ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ غداری بدعہدی اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم کردیتی ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. (المائدہ:۱) ''اے ایمان والو! اپنی گرہوں (قول وقرار) کو پورا کرو'۔

ہم لوگوں میں کچھ مردوں اور عورتوں کی یہ عادت بہت خراب ہوتی ہے کہ وہ دین یا دنیا کا جو بھی کام کرتے ہیں وہ شہرت، ناموری اور دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ یہ سخت گناہ ہے۔

حدیث شریف میں کہ ریاکاری کرنے والے لوگوں کو قیامت کے دن اللہ کا منادی اس طرح میدان حشر میں پکارے گا اے بدعہد اے بدکار تیرا عمل غارت ہوگیا اور تیرا اجروثواب برباد ہوگیا تو خدا کے دربار سے نکل جا اور اس شخص سے اپنا اجر طلب کر جس کے لئے تو نے یہ عمل کیا۔

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس عمل میں ذرہ بھر بھی ریاکاری یا دکھاوا ہو اس عمل کو اللہ تعالیٰ قبول ہی نہیں فرماتا اب آپ خود ہی سوچ سکتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں دکھاوے کی کون کون سے قسمیں عام ہیں۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں لاکھوں روپے صرف دکھاوے اور نمودونمائش پر خرچ کردیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک قرض لے لیا جاتا ہے اور پھر ساری عمر اس قرض کو اتارنے میں گزر جاتی ہے۔ اسی طرح منگنی، مہندی، سالگرہ اور ڈھیروں روپیہ خرچ کرکے انسان وقتی شہرت اور تسکین حاصل کرلیتا ہے مگر اس کے پیچھے جو نیکی کا جذبہ یا عمل کارفرما تھا وہ ضائع ہوگیا۔

شریعت مطہرہ کی مقدس تعلیمات سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی تعریف اور واہ واہ پر خوش ہوکر پھول جانے والا انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کو سخت ناپسند ہے اور اس قسم کے لوگوں کے گرد اکثر چاپلوسی کرنے والے لوگوں کا مجمع اکٹھا ہوجایا کرتا ہے اور یہ خودغرض لوگ جھوٹی تعریفوں سے آدمی کو ''الو' بنا کر اپنا مطلب نکال لیا

کرتے ہیں اور پھر دوسروں کو بے وقوف بنانے کی داستانیں بیان کر کے ہنسی اڑاتے ہیں۔

لہذا ایسے لوگوں سے بھی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جو اپنی تعریفیں کروا کر خوش ہونے والے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کے دوست اس وقت تک ہیں جب تک ان کے پاس پیسہ ہے یا دکھاوا ہے جب یہ سب ختم تو تمام دوستیاں رشتہ داریاں بھی ختم۔ مطلب کی دنیا مطلب کے بندے۔ اپنی غرض کے غلام نہ تیرے نہ میرے۔

سادگی: نمود و نمائش اور دکھاوا انسان کو سب سے پہلے صبر وشکر اور قناعت کی دولت سے محروم کرتا ہے اور انسان ایسی منزل کا مسافر ہو جاتا ہے۔ جس کی کوئی منزل نہیں ایسی بے معنی لا یعنی دوڑ میں شامل ہو کر اپنی دنیا و آخرت دونوں برباد کر بیٹھتا ہے۔

لہذا اپنے رہن سہن عبادات، نوافل، طرز زندگی، کھانے پینے، رسم و رواج اور اقدار و روایات میں یعنی ہر چیز میں بے جا تکلفات سے بچنا چاہئے اور زندگی کے ہر شعبے میں سادگی رکھنا یہ بہت ہی پیاری اور نفیس عادت ہے اور نہایت پیاری سنت کریمہ ﷺ اس پر عمل کر کے ہم نہ صرف اپنے معاشرے کو انتشار اور بگاڑ سے بچا سکتے ہیں بلکہ دین و دنیا کی راحتوں کو بھی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنی طاقت اور حیثیت کے لحاظ سے سخاوت کی عادت بہت ہی اچھی عادت ہے اور اس کا حکم ہمارا دین ہمیں دیتا بھی ہے بلکہ کنجوسی سے منع فرماتا ہے اور کنجوس آدمی کو کوئی بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھتا کیونکہ کنجوسی کا سبب مال کی محبت ہے اور جب تک مال کی محبت دل سے ذائل نہیں ہوگی ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے کہ سخی اللہ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے انسانوں کے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔ جبکہ بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے انسانوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے اور آقا علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ دھوکہ باز یعنی دکھاوا کرنے والا ریاکار اور کسی بہن، بھائی کا تھوڑا سا کام کر کے احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ خود پسندی، دکھاوا، نمائش احسان جتانا گناہوں اور گمراہیوں کا سرچشمہ ہے قناعت، صبروشکر اور جو کچھ انسان کو اللہ کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی گزارنی چاہئے کیونکہ قناعت صبر وشکر انسان کو مالدار بناتی ہے۔ سادہ طرز زندگی امیری ہو یا فقیری ہر جگہ ہر حال میں راحت ہی راحت ہے۔ اس نفیس عادت والا انسان نہ خود کسی پر بوجھ بنتا ہے اور نہ قرضوں کے جال میں پھنستا ہے۔

زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی، یہی آقا دو جہاں ﷺ اور آپ کی ازواج مطہراتؓ اصحاب مقدسؓ اور آل مبارک کا وہ مبارک طریقہ ہے جو تمام دنیا کے مردوں عورتوں کے لئے بالعموم اور امت مسلمہ کے لئے بالخصوص مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دکھاوے کی عبادت، ریاکاری اور جھوٹی شہرت سے بچائے اور صبرو شکر قناعت سادگی اور سخاوت کی قوت سے مالا مال کرے۔ آمین ☆☆☆☆☆☆

اقبال کی عظمت کا راز

مریم فاطمہ

جوہرانسانیت توہرانسان میں موجود ہوتاہے جس کی بناء پر تمام انسان برابر ہیں لیکن کچھ ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جنہیں فطرت توانائیاں اور صلاحتیں نہایت فیاضی سے عطا فرمائی ہے عظمت انسان ایسے ہی اشخاص میں نمو پذیر ہوتی ہے۔ ایسے افراد ہی قوموں کی قیادت کرتے ہیں اور مضبوط تہذیب وتمدن کی بنیاد رکھتے ہیں۔ کسی بھی تہذیب وتمدن کے استحکام کی وجہ مرد کامل کا کردار ہوتاہے۔ علامہ محمد اقبال بھی ایسے ہی ایک مرد قلندر تھے۔ ڈاکٹر محمد اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۶ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ولادت سے چند روز قبل ان کے والد نے خواب دیکھا ''کہ ایک بڑا ہی عجیب وغریب پرندہ فضا میں زمین کے قریب اڑ رہا ہے اور بڑی کثرت سے لوگوں کا ہجوم ہے۔ اس ہجوم میں ''میں'' بھی ہوں وہ پرندہ کسی کی کوشش سے ہاتھ نہیں آ تا لیکن خود بخود میرے دامن آ کر گرا اور میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کے بعد ڈاکٹر صاحب پیدا ہوئے تو انہوں نے اس خواب کی تاویل کی کہ وہ پرندہ یہی بچہ ہے او ر یہ ضرور کوئی غیر معمولی کمال پیدا کرے گا''۔

(عبدالسلام ندوی، اقبال کامل،۸)

علامہ اقبال تو پیدائشی طور پر اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔ اس مضمون میں ہم ''اقبال کی عظمت کے راز'' کو بیان کریں گے۔ اقبالؒ کی شخصیت میں چار ایسے عناصر تھے جنہوں نے انہیں عظیم بنا دیا۔

پہلا عنصر تلاوت قرآن

علامہ اقبال کی زندگی کے اعمال میں ایک نہایت موثر چیز تلاوت قرآن ہے آپ بچپن سے ہی صبح کے وقت روزانہ قرآن مجید کی تلاوت نہایت پابندی سے کرتے تھے۔ اور ان کے اسی ذوق وشوق کو دیکھ کر ان کے

والد نے انہیں یہ نصیحت کی تھی ’’کہ جب تم قرآن پڑھو تو یہ سمجھو کہ یہ قرآن تم ہی پر اتر رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ خود تم سے ہم کلام ہے‘‘۔

(عبدالسلام ندوی، اقبال کامل:۷۶)

علامہ محمد اقبال کی زندگی کے واقعات بتاتے ہیں کہ انہوں نے اس نصیحت پر نہایت شدت سے عمل کیا۔

مولوی ابو محمد مصلح لکھتے ہیں کہ

شاعر اعظم قرآن مجید کی تلاوت کے وقت وجد میں آجاتا تھا، اقبال اپنی نظموں کو ترنم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر کیوں کر ہوسکتا کہ خدا کے کلام کو سنوار کر نہ پڑھتے۔قرآن مجید کی تلاوت باآواز بلند کرتے تھے جس سے ان کے قلبی جوش کا اظہار ہوتا تھا۔ یہ وہ وقت ہوتا تھا کہ قال حال بن جاتا تھا۔اور شاعر پر ایک خاص عالم طاری ہوتا تھا۔اقبال راتوں میں جاگتے تھے اور سحر خیزی ان کی چہیتی چیز تھی پھر قرآن کو تو ان اوقات کے ساتھ خاص لگاؤ ہے لہذا شغف قرآن، قرآن کے نورانی صفحات ان کے سامنے کر دیتا تھا اور بلبل بزار داستان بڑی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن میں مصروف نظر آتا تھا۔کہاجاسکتا ہے کہ اقبال لحیم شحیم تھے مگر رقیق القلب ایسے تھے کہ دوران تلاوت میں روتے روتے، ہچکیاں بندھ جاتی تھیں‘‘۔

(اقبال اور قرآن، ص۲۶،۲۵)

قرآن مجید کا اقبال کی شخصیت پر گہرا اثر تھا۔اس سلسلے میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی تحریر کرتے ہیں ’’اقبال کی شخصیت پر یہ عظیم کتاب جس قدر اثر انداز ہوئی ہے اتنا نہ وہ کسی شخصیت سے متاثر ہوئے ہیں اور نہ کسی کتاب نے ان پر ایسااثر ڈالا ہے۔ اقبال کا ایمان چونکہ نومسلم کا سا ہے خاندانی وراثت کے طور پر نہیں ملا۔اس لئے ان کے اندر مسلمانوں کے مقابلے میں قرآن سے شغف، تعلق اور شعور و احساس کے ساتھ مطالعہ کا ذوق بہت زیادہ ہے اقبال کا پڑھنا عام لوگوں سے مختلف رہا‘‘۔

(ابوالحسن علی ندوی، سید نقوش اقبال)

دوسرا عنصر اقبال اور محبت رسول ﷺ

حضرت علامہ اقبال کا آقا ﷺ سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔جناب مولانا مودودی نے ایک عجیب بصیرت

افروز واقعہ بیان کیا ہے لکھتے ہیں کہ ''پنجاب کے ایک دولت مند رئیس نے ایک قانونی مشورے کے لیے اقبال او سرفضل حسین اور ایک دو اور مشہور قانون دان اصحاب کو اپنے ہاں بلایا او راپنی شاندار کوٹھی میں ان کے قیام کا انتظام کیا۔ رات کو جس وقت اقبال اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لیے گئے تو ہر طرف عیش وتنعم کے سامان دیکھ کر اور اپنے نیچے نہایت نرم اور قیمتی بستر پا کر معاً ان کے دل میں خیال آیا کہ جس رسول پاک ﷺ کی جوتیوں کے صدقے میں آج ہم کو یہ مرتبے حاصل ہوئے ہیں اس نے بوریے پر سوکر زندگی گزاری۔ یہ خیال آنا تھا کہ آنسوؤں کی جھڑی بندھ گئی۔ اس بستر پر لیٹنا ان کے لیے ناممکن ہوگیا۔ اٹھے اور برابر کے غسل خانے میں جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور مسلسل رونا شروع کردیا۔ جب ذرا دل کو قرار آیا تو اپنے ملازم کو بلوا کر اپنا بستر کھلوایا اور ایک چارپائی اسی غسل خانے میں بچھوائی۔ اور جب تک وہاں مقیم رہے، غسل خانے میں ہی سوتے رہے یہ وفات سے کئی برس پہلے کا واقعہ ہے۔

(محمد حسنین سید، جوہر اقبال، ۳۹۔۴۰)

اقبال کی اس والہانہ عقیدت، جذباتی لگاؤ، قلبی شگفتگی اور ذوق وشوق نے آپ نے ان اشعار میں جو حضور ﷺ کے ذکر مبارک سے مزین ہیں عجب کیف، محبت عقیدت سوز وگزار بھر دیا۔

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردہ میم کو ہٹا کر
وہ بزم شرب میں آکے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر

تیسرا عنصر خدا پر توکل

علامہ اقبال ہمیشہ خدا پر توکل رکھتے تھے ایک بار ان کے خادم علی بخش سے پوچھا گیا کہ جب۱۹۰۴ء کانگڑہ کا زلزلہ آیا تو اس وقت ڈاکٹر صاحب کی کیا حالت تھی؟ اس نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نہایت اطمینان سے لیٹے رہے میں گھبرا کر کبھی ادھر بھاگتا اور کبھی ادھر بھاٹی دروازے والا مکان تھا میری گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا:

''علی بخش زیادہ ڈر رہے ہو تو سیڑھیوں پر بیٹھ جاؤ'' اور خود جس جگہ لیٹے تھے وہیں لیٹے رہے اور ذرا بھی نہیں گھبرائے۔

(میاں امیر الدین، جنگ لاہور ۹نومبر ۱۹۸۳ء)

علامہ محمد اقبال کو یقین تھا۔ اللہ رب العزت کی ذات بندے کی فریاد ضرور سنتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اکثر موسم برسات میں جمال پور تحصیل پٹھان کوٹ میں اپنے عزیز دوست چودھری نیاز علی خان کے آموں کے باغ میں ایک دو روز بطور مہمان قیام فرمایا کرتے ایک دفعہ چوہدری نیاز علی خان ان کے عزیز چودھری افضل حق اور علامہ محمد اقبال اس باغ میں کھانا کھانے اکٹھے ہوئے شب بیداری اور سوز و گداز کی بناء پر علامہ کے رخساروں پر لکریں یوں نمایاں تھیں جیسے پہاڑی نالہ جو بہنے کے بعد ابھی ابھی خشک ہوا ہو چودھری افضل حق یہ حالت دیکھ کر کہنے لگے۔ ''ڈاکٹر چھڈ رونا تیری کسے نے گل نہیں سنی''

علامہ اقبال نے فرمایا:

''سن راجپوتا! اگر ایہہ لوک میری گل نہیں سنن گے تے فیر اوہ اتے نیلے تنبو والا ضرور سنے''

(روایت۔ صوبیدار ریٹائرڈ اللہ دتہ ٹیکسلا)

چوتھا عنصر معرفت نفس

علامہ اقبال اپنے نفس کی طرف زیادہ متوجہ تھے کیونکہ عرفان نفس کے بغیر عرفانِ رب بھی ناممکن ہے صوفیاء کا قول ہے **من عرف نفسه، فقد عرف ربه**۔ اقبال پہلے انسانوں کے حقوق کے تحفظ پر زور دیتے ہیں وہ دنیاوی زندگی میں انسانوں کے مابین باہمی ہمدردی، باہمی محبت، باہمی رواداری اور ایک دوسرے کے احترام کا درس دیتے ہیں جب انسان اپنی خودی کی پاسبانی کرے گا اور دوسرے انسانوں کی خودیوں کا احترام کرے گا۔ تو اس صورت میں ان پر عرفان ذات خداوندی کے دروازے خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ ان سے پیار کرتا ہے جو اس نے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ تو پتہ چلا کہ علامہ محمد اقبال کی عظمت کا راز چار عناصر پر محیط ہے۔ پہلا عنصر اللہ رب العزت کی ذات پر کامل یقین، قرآن مجید کا گہرا مطالعہ، عشق مصطفیٰ ﷺ اور معرف نفس مذکورہ بالا عناصر نے ان کی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور قرب الٰہی عطا کیا اور انسانیت کی معراج عطا کی۔ لہذا آج بھی کوئی انسان ترقی کا خواہاں ہے تو ان عناصر کو اپنائے تو ترقی و کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

☆☆☆☆☆

آئیے قرآن سیکھیں

حافظ محمد سعید رضا بغدادی

عرفان القرآن کورس

درس نمبر 59 آیت نمبر ۱۳۰ تا ۱۳۳ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ

متن	وَمَنْ	يَّرْغَبُ	عَنْ	مِلَّةِ	إِبْرَاهِيْمَ	إِلَّا	مَنْ	سَفِهَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَقَدْ
لفظی ترجمہ	اور جو	روگرداں ہو	سے	دین	ابراہیم	مگر	جس نے	حماقت کی	بذات خود	اور	یقیناً
عرفان القرآن	اور جو ابراہیم کے دین سے روگرداں ہو سوائے اس کے جس نے خود کو مبتلائے حماقت کر رکھا ہو اور بیشک										

اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهٗ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِيْنَ O

متن	اصْطَفَيْنَا	هٗ	فِي	الدُّنْيَا	وَ	إِنَّهٗ	فِي	الْآخِرَةِ	لَمِنَ	الصَّالِحِيْنَ
لفظی ترجمہ	ہم نے منتخب کیا	انہیں	میں	دنیا	اور	یقیناً وہ	میں	آخرت	البتہ میں سے	مقربین
عرفان القرآن	ہم نے انہیں ضرور دنیا میں منتخب فرما لیا تھا' اور یقیناً وہ (بھی) آخرت میں بلند رتبہ مقربین میں ہوں گے									

إِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ O

متن	إِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	أَسْلِمْ	قَالَ	أَسْلَمْتُ	لِرَبِّ	الْعَالَمِيْنَ
لفظی ترجمہ	جب	فرمایا	ان سے	انکے رب نے	اسلام لے آؤ	اس نے کہا	سر جھکاتا ہوں	واسطے رب	تمام جہانوں کے
عرفان القرآن	اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا گردن جھکاؤ تو عرض کرنے لگے میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا								

وَوَصّٰى بِهَا إِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ

متن	وَ	وَصّٰى	بِهَا	إِبْرَاهِيْمَ	بَنِيْهِ	وَ	يَعْقُوْبَ	يَابَنِيَّ	إِنَّ	اللّٰهَ
لفظی ترجمہ	اور	وصیت کی	اسکی	ابراہیم نے	اپنے بیٹوں کو	اور	یعقوب نے	اے میری بیٹو	بیشک	اللہ نے

عرفان القرآن	اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کو وصیت کی اور یعقوبؑ نے بھی' اے میرے لڑکو! بیشک اللہ نے

اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ O

متن	اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيْنَ	فَلَا	تَمُوْتُنَّ	إِلَّا	وَ	أَنْتُمْ	مُسْلِمُوْنَ
لفظی ترجمہ	پسند فرمایا	تمہارے لئے	دین اسلام	پس نہ	مرنا	مگر	درآنحالیکہ	تم	مسلمان

عرفان القرآن	تمہارے لئے (یہی) دین (اسلام) پسند فرمایا ہے۔ سوتم (بہرصورت) مسلمان رہتے ہوئے ہی مرنا۔

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ

متن	أَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	إِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	إِذْ	قَالَ	لِبَنِيْهِ
لفظی ترجمہ	کیا	تم تھے	حاضر	جب	آئی	یعقوب کو	موت	جب	آپ نے پوچھا	اپنے بیٹوں سے

عرفان القرآن	کیا تم (اس وقت) حاضر تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی' جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا

مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ أٰبَآئِكَ

متن	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ	بَعْدِيْ	قَالُوْا	نَعْبُدُ	إِلٰهَكَ	وَ	إِلٰهَ	أٰبَائِكَ
لفظی ترجمہ	کس کی	عبادت کروگے	سے	میرے بعد	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرینگے	آپکے معبود	اور	معبود	آپکے باپ دادا

عرفان القرآن	تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ توانہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا

إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ إِلٰهاً وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ O

متن	إِبْرَاهِيْمَ	وَ	إِسْمَاعِيْلَ	وَ	إِسْحَاقَ	إِلٰهاً	وَّاحِدًا	وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ
لفظی ترجمہ	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	معبود	یکتا ہے	اور	ہم	اسی کے	فرمانبردار

عرفان القرآن	ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی ۔ جومعبود یکتا ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے

تفسیر

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ............ الخ

۱۔ دین ابراہیمی کی ترغیب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان اصطفاء

۳۔ آپ علیہ السلام کی شان صالحیت

ملت ابراہیم یعنی دین ابراہیم کی قرآنی اصطلاح سے معلوم ہوا کہ دین وشریعت اور نظام اسلام کی نسبت اس پیغمبر اور رسول کی طرف کی جاسکتی ہے جو اسے لے کر مبعوث ہوا ہو۔اسی طرح نظام اسلام کے لیے نظام مصطفیٰ یا شریعت محمدی ﷺ کے الفاظ کا استعمال کیاجانا جائز ہے اس میں شخصیت پرستی کا شائبہ نہیں ہوتا۔

فائدہ: إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ سے معلوم ہوا کہ معرفت نفس کے بغیر معرفت دین ممکن نہیں اور اس کے بغیر معرفت حق ممکن نہیں یہ قرآنی فرمان " مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ'' (جس نے خودکو پہچان لیا تحقیق اس نے خودکو پہچان لیا) کی تائید کرتا ہے۔

یہاں اشارہ ہے کہ بعض بندوں کا بارگاہ الوہیت سے براہِ راست خاص طور پر انتخاب ہوتاہےاور انہیں فیض اصطفاء کے ذریعے خاص بزرگی سےنوازا جاتا ہے۔اس کے ساتھ انہیں مراتب قرب بھی عطا ہوتے ہیں۔

إِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ أَسْلِمْ..... الخ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فرمانبرداری کا بیان

فائدہ: یہاں تسلیم ورضا اور تفویض کے مقامات کی طرف اشارہ ہے اس لیے جب سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا باری تعالیٰ سےسوال کیجئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا'' حَسْبِي مِنْ سُوَالِي عِلْمُهٗ بِحَالِي" میرے سوال کرنے سے زیادہ اس کا میرے حال کو جاننا میرے لیے کافی ہے۔

وَوَصّٰى بِهَا إِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبَ.... الخ

۱۔ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی وصیت

۲۔ دین سے تمسک کی تعلیم

۳۔ اسلام کے تشخص کی تلقین

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ.... الخ

۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بنی اسرائیل کے لیے وصیت

۲۔ توحید پر قائم رہنے کی تلقین

۳۔ معرفت الٰہی کا تحقق بھی نسبت نبویؐ سے کرایا گیا ہے۔

۴۔ امت مسلمہ کو اپنے تشخص کی تعلیم اسلام کے نام پر دی گئی ہے۔ (تفسیر منہاج القرآن)

ربط بین المذاہب

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ محض حق کا اتباع اور اللہ کی اطاعت تھی۔آگے ان کی نسل کے تمام اہل حق کا طریق بھی یہی رہا ہے جس کی جامع اور صحیح تعبیر اسلام کے ساتھ ہونی چاہیے۔ان حضرات کے یہاں نسلی غرور،قبائلی تعصب،آبائی فخر،گروہ بندی نام کی کوئی چیز نہیں تھی بلکہ سب کا مشرب سچائی کا اتباع تھا۔ اب یہ اطاعت حق منحصر ہے آنحضرت ﷺ کی اتباع میں، لیکن قوم یہود جو خود کو اولاد یعقوب بتلاتی ہے اور دین ابراہیم کا متبع سمجھتی ہے بالکل اس راہ سے منحرف ہے بلکہ محض ضد بندی سے حضرت ابراہیم وغیرہ انبیاء سابقین کو بھی یہودی ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے حالانکہ یہودیت ان کے بہت بعد شروع ہوئی تھی۔

شان نزول

لباب النقول میں ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے اپنے دو بھتیجوں مہاجر اور سلمہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم خوب جانتے ہوئے کہ اللہ نے تورات میں فرمایا ہے کہ بنی اسماعیل میں ایک نبی بھیجنے والا ہوں جن کا نام احمد ہوگا جو شخص آپ پر ایمان لائے گا وہ راہ ہدایت پر ہوگا اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ ملعون ہوگا یہ سن کر سلمہ نے تو اسلام قبول کر لیا لیکن مہاجر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر جلالین)

حدیث

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا (جو کہ یہ ہیں) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد اللہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر پڑھنا۔‘‘ ☆☆☆

﴿ وظیفۂ اخلاقِ حسنہ ﴾

بعض لوگوں میں ترش روئی، درشتی، بدزبانی، اکھڑپن، بدمزاجی، سنگدلی جیسے ناپسندیدہ اخلاق پائے جاتے ہیں، اگر وہ اپنے احوال کو سنوارنے کے لئے درج ذیل آیات کی تلاوت کثرت کے ساتھ بطور وظیفہ بڑے شغف اور ذوق سے کرتے رہیں تو ان شاءاللہ اخلاقِ حسنہ سے متصف ہوں گے اور بداخلاقی سے نجات مل جائے گی:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

۱۔ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (اٰل عمران، ۳:۱۳۴)

۴۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا○ (الاحزاب، ۳۳:۲۱)

۵۔ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ○ (القلم، ۶۸:۴)

❁ ان آیات کی

روزانہ نمازِ فجر کے بعد کم از کم تین بار تلاوت کریں۔ اگر فرصت ہو تو نمازِ مغرب یا عشاء کے بعد جس وقت زیادہ یکسوئی اور تنہائی مل سکے، اس وظیفہ کو اپنا معمول بنا لیں۔

۷ بار یا ۱۱ بار پڑھنے میں بہت برکات ہیں۔

ہاتھ پر پھونک کر سینے پر مل لیں اور پانی دم کر کے پئیں۔

❁ اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن یا ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

خطرات سے نجات و رفعِ خوف کا وظیفہ: يَا وَكِيْلُ

فوائد و تاثیرات: اس وظیفے کا ورد کرنے والے کو بجلی گرنے، طوفان، بادوباراں، پانی اور آگ وغیرہ کا خوف ہو تو اس اسم کی برکت سے وہ خوف دور ہو جاتا ہے، کسی خطرناک جگہ پر کثرت سے پڑھنا خوف سے نجات کا موجب بنتا ہے، اس کی برکت سے دل پر اللہ کی طرف سے سکینہ کا نزول ہوتا ہے اور مہمات میں ہر قسم کے شر سے نجات کے غیبی سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اس اسم کو الحکیم کے ساتھ ملا کر اس طریقے سے بھی پڑھ سکتے ہیں يَا وَكِيْلُ يَا حَكِيْمُ اس میں اسم اعظم کی تاثیر بھی پائی جاتی ہے۔

عام معمول: اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ کریں۔

❁ اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن، ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

گلدستہ

مرتبہ: ملکہ صبا

اچھی نصیحت

ایک آدمی نے ایک بزرگ سے پوچھا جب ہماری قسمت پہلے سے لکھی ہے تو ہمیں دعا مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟

بزرگ نے جواب دیا:

ہوسکتا ہے تیری قسمت میں یہی لکھا ہو کہ جب تو مانگے گا تو تجھے ملے گا۔

مختصر مگر انمول جملہ

"زندگی رمضان جیسی گزارو تو آخرت عید جیسی ہوگی"۔

انمول موتی

۱۔ ہر کسی کیلئے دعا کیا کرو کیا پتہ کسی کی قسمت تمہاری دعا کا انتظار کررہی ہو۔ (ارشاد نبوی ﷺ)

۲۔ جب شخص نے اپنے نفس پر قابو پایا وہ اس سے زیادہ طاقتور ہے جو اکیلا ایک شہر فتح کرلیتا ہے۔ (حضرت سلیمان علیہ السلام)

۳۔ لوگوں سے بے وجہ بحث مت کیا کرو کیونکہ تمہاری عزت ختم ہوجائے گی اور لوگوں سے زیادہ مذاق مت کیا کرو کیونکہ ان میں بات کرنے کی جرأت پیدا ہوجائے گی۔ (حضرت امام حسینؓ)

۴۔ گناہ کرنے سے اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا اپنے کسی بھائی کو حقیر یا ذلیل سمجھنے سے ہوتا ہے۔ (خواجہ غریب نواز)

۵۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، حاجت روائی کرنا، دشمن کو معاف کرنا اچھے نفس کی زینت ہے۔ (خواجہ معین الدین چشتیؒ)

صحت کے مسائل (ڈاکٹر مصباح کنول۔ نشتر میڈیکل کالج)

صحت کے مسائل میں کینسر (Cancer) جلد کا ایک مہلک مرض ہے جس میں جسم کے مختلف حصوں کی جلد کے خلیات بری طرح متاثر ہورہے ہیں ہم یہاں اسی مہلک مرض کے زیادہ بڑھنے کی وجوہات کو زیر بحث لائیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ مرض پوری دنیا میں روز بروز بڑھتا جارہا ہے؟ ☆ زیادہ تر دھوپ میں کام کرنے والے اور خصوصاً مغربی مما لک میں ساحلوں پر براہ راست (Sunbath Taking) دھوپ میں سیر کرنے والے مرد و خواتین بڑی تعداد میں جلد کے سرطان کا شکار ہورہے ہیں۔ ☆ بعض خواتین لیزر ٹریٹمنٹ کے ذریعے جلد اور خصوصاً چہرے کے فالتو بال ختم کرواتی ہیں جس کے مضر اثرات رونما ہوتے ہیں اور کینسر ہونے کے امکانات پیدا ہورہے ہیں۔ ☆ مضر کیمیکلز پر مشتمل میک اپ سے بھی اس جان لیوا مرض کے خدشات بڑھ چکے ہیں کیونکہ میک اپ میں موجود بعض کیمیکلز جلد کے مسامات کو بند کردیتے ہیں اور خلیے مناسب نشو ونما نہیں پاسکتے اور جلد کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ المختصر میڈیکل ریسرچ ٹیکنالوجی کا بھی عروج ہے لیکن یہ مہلک مرض عیش پرستی اور فیشن اور دیگر ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے بڑھتا جارہا ہے۔

سبزیوں اور پھلوں کے چھلکوں کے فوائد

موسم چاہے گرمی کا ہو یا سردی کا سبزیوں اور پھلوں کا استعمال لوگ اپنے کھانے میں بہت شوق سے کرتے ہیں موسمی سبریاں اور پھل کھانے سے آپ کو ذائقے کے ساتھ ساتھ بھرپور صحت بھی ملتی ہے کیونکہ ان میں وٹامن اور منرلز کی بہت زیادہ مقدار ملتی ہے۔ سبزیوں اور پھلوں کو کچا بھی کھایا جاسکتا ہے بے شمار سبزیاں اور پھل چھلکا اتارے بغیر بھی استعمال کی جاسکتی ہیں لیکن بدقسمتی سے بہت سے لوگ سبزیوں اور پھلوں کو کھانے سے پہلے ان کے چھلکے اتار دیتے ہیں حالیہ تحقیقات سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ سبزیوں اور پھلوں کے چھلکوں میں ایسے غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں جن کی ہمارے جسم کو ضرورت ہوتی ہے اس مشکل کو حل کرنے کرنے کیلئے ذیل میں ہم چند ایسی سبزیاں اور پھل پیش کررہے ہیں جن کا استعمال اگر چھلکوں سمیت کیا جائے تو آپ کو بے شمار فائدے حاصل ہوسکتے ہیں۔

مالٹا: مالٹے کے چھلکے میں ڈی لیمنن نامی ایک قدرتی سالونیٹ پایا جاتا ہے یونیورسٹی ابریزونا کی حالیہ تحقیقات کے مطابق اگر مالٹے کے چھلکے کو لگاتار کھائیں تو یہ آپ کو Squasmous Cell Carcim سے بچاتا ہے جو کہ جلد کے کینسر کی دوسری اہم قسم ہے مالٹے کے چھلکے کو کھانے کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ اس کا چھلکے سمیت جوس بنا کر پئیں۔

کھیرا: کھیرے کے چھلکے میں Chlorophyll پایا جاتا ہے جوکہ سبز رنگ کا پگمنٹ ہے اور کینسر سے حفاظت کے لئے بہت زیادہ کارآمد ہے کھیرے کو ایک چھلکے سمیت کچا ہی کھائیں تو بہتر ہے۔

گاجر: گاجر کے چھلکے میں گاجر کی نسبت 10 گنا زیادہ Fdcrindioپایا جاتا ہے جو کہ گاجر کے چھلکے کے بالکل نیچے ہوتا ہے اور کینسر کے بچاؤ میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چھلکے سمیت گاجروں کو کھانے کیلئے آپ چھوٹی گاجروں کا انتخاب کریں۔

بینگن: بینگن کے چھلکے Nansawاور Authocyanin پائے جاتے ہیں جوکہ پرپل رنگ بینگن کو دیتے ہیں اس میں بھی چھوٹے بینگنوں کا استعمال کریں کیونکہ ان کا چھلکا پتلا ہوتا ہے۔

ٹماٹر: ٹماٹر کے چھلکے میں Lycopene پایا جاتا ہے جس کو کھانے سے آپ کے دل کی بیماریوں اور کینسر سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس میں گودے اور بیج کی نسبت زیادہ وٹامن سی پایا جاتا ہے کھانا بناتے وقت کوشش کریں کہ ٹماٹر کے چھلکے نہ اتاریں اگر بہت زیادہ ضروری ہوتو ٹماٹر کو دو منٹ کے لئے کسی ایک برتن میں پکا لیں تاکہ چھلکا اگر اتر جائے مگر اس کے وٹامن بھی ٹماٹر کے آمیزے میں شامل ہوجائیں اس طرح آپ کو ٹماٹر کے تمام غذائی اجزاء بھی مل جائیں گے اور کھانے میں چھلکے بھی نظر نہیں آئیں گے۔ ☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

پشاور چرچ پر حملہ کی مذمت میں احتجاجی مظاہرہ (ملکہ صبا)

منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور کے زیر اہتمام لاہور پریس کلب کے سامنے پشاور چرچ کی بھرپور مذمت کی گئی اور بارش میں پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے میں لاہور ویمن لیگ کے ہمراہ مرکز سے نائب ناظمہ محترمہ عائشہ شبیر اور سینکڑوں کی تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں مسیحی رہنماؤں میں ڈاکٹر جیمز چنن، ڈاکٹر فرانس ندیم، بشپ اکرم گل اور ڈاکٹر مجید ایبل نے بھی شرکت کی۔ مظاہرے میں شریک افراد نے احتجاجی کتبے اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ جس میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر اظہار افسوس اور دہشت گردی کی بدترین کاروائی کی مذمت کی گئی تھی۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے مسیحی برادری کے ساتھ اظہار یکجہتی کا ثبوت دیا۔

صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے سابقہ صدر لاہور محترمہ ارشاد اقبال نے کہا: مسیحی برادری ہو یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھنے والے یہ تمام احباب پاکستانی شہریت رکھتے ہیں۔ لہذا ان کو تحفظ دینا بھی اسلامی اصول کے مطابق پاکستانی حکمرانوں کا فرض ہے۔ اسی ضمن میں ہم مسیحی برادری کے حقوق کی بحالی کے لئے حق کی آواز بلند کررہے ہیں۔ مزید مرکزی ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور نے تین روزہ سوگ کا اعلان بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی بدترین کاروائیوں نے پاکستان کو پوری دنیا میں غیر محفوظ ریاست کے طور پر بدنام کر دیا ہے جس کا ذمہ دار مقتدر طبقہ ہے۔

مرکزی ویمن لیگ کا تنظیمی وزٹ (ہما وحید)

منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ناظمہ راضیہ نوید، ناظمہ تنظیمات عائشہ شبیر اور ناظمہ تربیت سیدہ شازیہ مظہر نے پاکستان کے سات اضلاع (سرگودھا، میانوالی، بھکر، لیہ، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد) کا وزٹ مورخہ 19 ستمبر تا 22 ستمبر کیا۔ ان ورکشاپس میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی مندرجہ ذیل تحصیلات نے بھی شرکت کی۔ جن میں سرگودھا سٹی، سرگودھا شرقی تا سلانوالی، میانوالی، پپلاں، بھکر، کلورکوٹ، لیہ، فتح پور، چوبارہ، چوک اعظم، جھنگ، شورکوٹ، منڈی شاہ جیونہ، احمد پور سیال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، نیا لاہور، پیرمحل، کمالیہ، گوجرہ،

رجانہ اور فیصل آباد کی PPs-12 شامل تھیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ورکشاپ میں اظہار خیال کرتے ہوئے مرکزی ناظمہ ویمن لیگ محترمہ راضیہ نوید نے کہا کہ تمام وہ لوگ جو 23 دسمبر، لانگ مارچ اور الیکشن ڈے پر ہونے والے دھرنے میں شریک ہوئے ان کو شیخ الاسلام نے ''مصطفوی کارکنان'' کا ٹائٹل دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین کو شیخ الاسلام کی قیادت پر مکمل یقین ہونا چاہئے اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے جو کہ اسلام کے سنہرے اصولوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام قوم کو اس کرپٹ نظام سے نجات دلوانا چاہتے ہیں اور یہ ہر ورکر کی ذمہ داری ہے کہ وہ قائد محترم کے اس پیغام کو لوگوں تک پہنچادے۔

نائب ناظمہ تنظیمات محترمہ عائشہ شبیر نے ورکشاپ میں آنے والی خواتین کو آئندہ کے لائحہ عمل سے آگاہ کیا اور تنظیمی سٹرکچر کو مستحکم اور فعال بنانے کے لئے لائحہ عمل دیا۔ انہوں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں انقلاب ناگزیر ہے اور اب انقلاب کو آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ورکرز شیخ الاسلام کے بازوؤں کو قوت دینے کے لئے اپنے ٹارگٹ کے حصول میں ہمہ تن مصروف عمل ہوجائیں۔ نیز 25 لاکھ جانثاران خواتین کے ٹارگٹ کے حصول کو ممکن بنائیں تاکہ ملک میں پرامن جمہوری تبدیلی آسکے۔

مرکزی ناظمہ تربیت سیدہ شازیہ مظہر کا کہنا تھا کہ معاشرے میں اسلام کی حقیقی تعلیمات متعارف کروانے کے بعد منہاج القرآن اب مسلم امہ کے اتحاد کے فائنل مرحلے میں داخل ہورہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس حتمی مرحلے میں کامیابی صرف اسی صورت میں ممکن ہوسکتی ہے کہ اگر ورکرز شیخ الاسلام کے پیغام کی طرف فوکس کرلیں۔ انہوں نے منہاج القرآن کی ورکرز شیخ الاسلام کا پیغام حلقات درود وفکر اور CD ایکسچینج پروگرامز کے ذریعے عوام تک پہنچائیں۔

محفل میلاد النبی ﷺ (اٹلی) (بے نظیر نسیم)

منہاج القرآن ویمن لیگ بلزانو کے زیر اہتمام عظیم الشان محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا جس کا مقصد خواتین کے دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن کرنا تھا۔ اس محفل میں کثیر تعداد میں خواتین اور بچیوں نے شرکت کی۔ جس میں خصوصی تعاون محترمہ طاہرہ، محترمہ فریدہ منہاس، محترمہ سمیرا سہیل راجہ، محترمہ شہر بانو اور راقمہ نے کیا۔ نقابت کے فرائض محترمہ بینظیر نسیم نے انجام دیئے۔ انہوں نے نہایت احسن انداز میں حاضرین محفل کی

حاضری آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں لگوائی۔ محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا جس کی سعادت محترمہ نورالہدیٰ نے حاصل کی جبکہ آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت کے پھول محترمہ نورالابصار، محترمہ سمیرا عبدالعزیز، محترمہ نیلم شہزادی، محترمہ رافعہ سہیل، ارویٰ سہیل نے پیش کئے جبکہ خصوصی خطاب ذکر مصطفیٰ ﷺ کے موضوع محترمہ ایمن بتول نے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا حضور ﷺ کی ذات جامع اوصات ہے اس طرح آپ کا ذکر جامع الاذکار ہے۔ کوئی بھی ذکر اللہ کی مخلوق میں اس شان و مرتبہ کا حامل نہیں اگر اس ایک ذات کا ذکر کرلیا جائے تو تمام اذکار کا بیک وقت اجر مل جائے۔ جس سے خواتین کے ایمان کو تقویت ملی۔ محفل کا اختتام دعا و سلام سے ہوا۔

مجلس عاملہ کا اجلاس (ہما وحید)

منہاج القرآن ویمن لیگ 1 کروڑ نمازیوں کی تیاری میں صف آراء منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس محترمہ راضیہ نوید کی زیر صدارت ہوا۔ ممبران کو انقلابی جانثاروں کی تیاری کے سلسلہ میں بریفنگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے حوصلے جواں ہیں اور ہم پرعزم ہیں۔ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ویمن لیگ نظام کی تبدیلی کے لئے بھرپور تیاریاں کررہی ہیں اور ملک بھر میں 25 خواتین 1 کروڑ نمازیوں کی جماعت میں صف اول پر کھڑی ہوں گی۔ وطن عزیز کے حالات بدتر ہوگئے ہیں خواتین کی عزت و ناموس کا کوئی محافظ نہیں رہا امن و امان کی صورتحال خطرناک حد تک تجاوز کرگئی ہے لگتا ہے ملک میں حکومت نام کی کوئی چیز موجود ہی نہیں۔

محترمہ سیدہ شازیہ مظہر نے کارکنوں کی تربیت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی کارکنان نے لانگ مارچ کے دوران جس نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا وہ صرف ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تربیت کا اثر تھا اور ایسے ہی مزید جانثار خواتین ان شاء اللہ اپنے قائد کی آواز پر ملک و قوم کی فلاح کے لئے انقلابی صفوں میں شریک ہوں گی۔

محترمہ سیدہ نازیہ ہاشمی نے معزز ممبران مجلس عاملہ کو بریف کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہزاروں مصطفوی کارکنان نگر نگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا پیغام پہنچانے میں مصروف عمل ہیں۔

محترمہ حنا امین نے سٹوڈنٹس کے درمیان ولولہ انقلابی بیدار کرنے کے لئے اپنے عزم کا اظہار کرتے

ہوئے کہا کہ جس طرح قیام پاکستان میں سٹوڈنٹس نے اپنا کردار ادا کیا اس طرح پاکستان کو بچانے کے لئے اہم سٹوڈنٹس اپنے تن من دھن کی بازی لگانے کو تیار ہیں۔

محترمہ عائشہ شبیر نے منہاج القرآن ویمن لیگ کی ملک بھر کی تنظیمات کے جذبات کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تبدیلی نظام کے لئے جو ٹارگٹ دیا ہے ہم اس کی مکمل پلاننگ کر چکی ہیں اور ہم منظّم انداز سے اپنی صفیں بچھارہی ہیں۔ ان شاء اللہ ہم اپنے قائد کی امیدوں پر پورا اتریں گی ہمارے جذبے جواں ہیں۔ ہم پرعزم اور پرامید ہیں۔ یقیناً عوام مزید ظلم کی چکی میں نہیں پسے گی اور اس ظالمانہ نظام سے نجات حاصل کرنے کے لئے شیخ الاسلام کی طرف رجوع کرے گی۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا منہاج القرآن اسلامک سنٹر نوشہرہ ورکاں کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب

منہاج القرآن اسلامک سنٹر نوشہرہ ورکاں، گوجرانوالہ کے سنگ بنیاد کی تقریب 28 ستمبر 2013 کو منعقد ہوئی جس میں تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین نے خصوصی شرکت کی اور سنٹر کا سنگ بنیاد رکھا۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تحریک منہاج القرآن نوشہرہ ورکاں، گوجرانوالہ کی تنظیم کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1994ء میں منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا آغاز کیا جس کے قیام کا مقصد قوم کو زیورتعلیم سے آراستہ کر کے انہیں معاشرے کا ایک اہم اور مفید رکن بنانا ہے تاکہ وہ ملک وقوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکے۔

انہوں نے کہا منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت ملکی سطح پر 600 سے زائد تعلیمی ادارے (انگلش واردو میڈیم) نئی نسل میں فروغِ تعلیم، بیداری شعور اور فکری ونظریاتی تربیت کے ساتھ قومی ترقی میں اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جن میں بنیادی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ افراد کو معاشرے کا اہم رکن بنانے کے لیے اخلاقی، روحانی، سائنسی، طبی اور پیشہ وارانہ رہنمائی بھی فراہم کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر حسن قادری نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری عالم اسلام کی علمی وفکری اور ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری ملتِ اسلامیہ کی تاریخ کے دورِ جدید کے مؤسس (مجدد رواں صدی)

اور روشن مستقبل کی نوید سحر ہیں۔

قبل ازیں مہمان خصوصی ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا نوشہرہ ورکاں بلال چوک میں والہانہ استقبال کیا گیا، معزز مہمان کو جلوس کی شکل میں پنڈال تک لایا گیا، راستے میں لوگوں نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ جب مہمان پنڈال میں پہنچے تو welcome، welcome کے نعروں کے ساتھ شرکاء نے کھڑے ہو کر اپنے قائد کا استقبال کیا۔ پنڈال میں موجود شرکاء نے پیر میاں محمد حنفی سیفی (آستانہ عالیہ حنفیہ سیفیہ) اور پیر سلطان محمد علی، امیر تحریک گوجرانوالہ عمران علی ایڈووکیٹ، ناظم تحریک سرفراز حسین نیازی نے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے ہمراہ صدر پاکستان عوامی تحریک شیخ زاہد فیاض اور زونل ناظم گوجرانوالہ ساجد محمود بھٹی کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔

تقریب سے پیر میاں محمد حنفی سیفی (آستانہ عالیہ حنفیہ سیفیہ) اور صدر پاکستان عوامی تحریک شیخ زاہد فیاض نے بھی خطاب کیا۔

آئیں حدیث سیکھیں کورس کا انعقاد (فیصل آباد)

یکم اکتوبر 2013ء مرکزی نظامت تربیت تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام 29 ستمبر 2013 کو جامعہ نوریہ رضویہ گلبرگ A فیصل آباد میں آئیں حدیث سیکھیں کورس کا امتحان منعقد ہوا، جس میں مرکزی ناظم کورسز علامہ محمد شریف کمالوی اور سینیئر معلم کورسز علامہ سعید رضا بغدادی نے خصوصی شرکت کی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت جامعہ کی طالبہ مریم نے حاصل کی، بعد ازاں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت نچھاور کیے گئے۔ تقریب میں علامہ فضل عباس نے کلمات استقبالیہ پیش کیے اور مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر سرپرست ویمن لیگ فیصل آباد پروفیسر اختر کلثوم اور جامعہ کے اساتذہ نے بھی شرکت کی۔

تقریب سے علامہ شریف کمالوی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت انقلاب کی تیاری کا مرحلہ ہے اور اس کے لیے دو کروڑ نمازیوں کی تیاری جاری ہے۔ نظامت تربیت کے زیراہتمام جاری کورسز کے ذریعے ان نمازیوں کی تیاری کی جا رہی ہے اور ہمیں اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہو گا۔

علامہ سعید رضا بغدادی نے کورس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں بنیادی عقائد اور بنیادی احکامات شریعت کا جاننا از بس ضروری ہے، تاکہ انسان معاشرے میں دین کے اصولوں کے مطابق

بہتر زندگی بسر کر سکے۔ نظامت تربیت کے زیر اہتمام جاری کورسز میں یہی بات مدنظر رکھی گئی ہے تاکہ عامۃ الناس زیادہ سے زیادہ اس سے استفادہ کر سکیں۔

علامہ محمد شریف کمالوی نے امتحان کے قواعد و ضوابط بیان کیے۔ بعد ازاں طالبات سے آئیں حدیث سیکھیں کورس کی کتاب کا امتحان لیا گیا اور بتایا گیا کہ طالبات کو Presentation کے لیے مرکزی سیکرٹریٹ میں بلایا جائے گا جہاں ان کے اعزاز میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی جائے گی۔ تقریب کا اختتام اللہ کے حضور دعائیہ کلمات سے ہوا۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا مجلس عاملہ سے خطاب

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بھارتی سپریم کورٹ کی طرف سے الیکشن کمیشن کو دیئے گئے اس حکم کہ وہ ووٹنگ مشین میں "ووٹ کسی کیلئے نہیں" کے بٹن کا اضافہ کرے کو پاکستانی الیکشن کمیشن کے منہ پر طمانچہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈین چیف جسٹس کے مطابق ووٹر کو طاقتور کرنا جمہوریت کا اہم ترین جزو ہے اور یہ اقدام آزادی اظہار رائے اور ووٹر کی حقیقی آزادی کو یقینی بنانے کیلئے ہے۔ اس اقدام سے سیاسی جماعتیں اچھے امیدوار سامنے لانے پر مجبور ہونگی۔ بھارتی سپریم کورٹ کے مطابق جمہوریت میں اس بات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کہ ووٹر کو تمام امیدواروں کو رد کرنے کا بھی اختیار دیا جائے۔ یہ اقدام سیاسی نظام کی صفائی اور جمہوریت کے استحکام کیلئے اہم ترین قرار دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ پاکستان کا الیکشن کمیشن دھن، دھونس اور دھاندلی کا الیکشن کرانے میں تو کامیاب رہا مگر حقیقی جمہوریت کیلئے None for Vote سمیت پاکستان عوامی تحریک کی طرف سے دی گئی دیگر تجاویز جن میں آرٹیکل 62، 63 اور 218 پر عمل درآمد تھا میں مکمل طور پر ناکام رہا۔ وہ پاکستان عوامی تحریک پنجاب کی مجلس عاملہ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر سیکرٹری جنرل خرم نواز گنڈاپور، بشارت عزیز جسپال، میاں زاہد جاوید، مشتاق نوناری اور دیگر صوبائی قائدین بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ اب بھی کہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان غیر آئینی ہے اور پاکستان میں ہونے والے الیکشن بھی غیر آئینی تھے۔ پاکستان میں جمہوریت کے نام پر چند خاندانوں کی بادشاہت قائم ہے۔ پڑوسی ملک بھارت نے جمہوریت کی بہتری کیلئے ایک اور قدم اٹھا لیا ہے مگر پاکستان میں جمہوریت کے

ساتھ بدترین مذاق کا سلسلہ جاری ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا کہ انڈیا کی سپریم کورٹ جمہوریت کے استحکام کیلئے الیکشن کمیشن کو مضبوط کرنے سمیت دیگر اقدامات میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہی جس کے باعث انکے آئینی ادارے اور جمہوریت مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے مگر پاکستان میں غیر آئینی الیکشن کمیشن کو تحفظ دینے کا جرم مسلسل کیا جا رہا ہے جسکے باعث جمہوریت مذاق بنی ہوئی ہے۔ ملک عدم استحکام، بدترین دہشت گردی اور لاقانونیت کی زد میں ہے جبکہ عوام بنیادی حقوق تک کو ترس گئے ہیں۔

یومِ دفاعِ پاکستان کے سلسلہ میں تقریب (کراچی) (فائزہ محمود راؤ)

06 ستمبر 2013ء کو 1965ء کے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور انکے خون سے عہدِ وفا کرنے کے لیے مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز کراچی کے زیرِاہتمام 6 ستمبر 2013 کو ڈویژنل سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن کراچی میں پروگرام بعنوان " رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو" منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد طلبہ میں قومی تہواروں کی اہمیت کو اجاگر کرنا، تاریخ سے آگہی اور وطن کی محبت کو بیدار کرنا شامل ہیں۔ پروگرام میں ملی نغموں اور تقریری مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کی ابتداء اللہ رب العزت کے بابرکت نام سے کی گئی بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نذرانہ گلہائے عقیدت پیش کیا گیا۔ نقابت کے فرائض سیدہ سعدیہ سعید اور شگرف کمال نے ادا کیے۔

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز کراچی کی نائب ناظمہ فائزہ محمود راؤ نے ابتدائی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ سلام ہے پاک فوج کے نوجوانوں کو کہ جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر اپنے ملک کی جغرافیائی ونظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ بعد ازاں مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز کراچی کی w orking view pictorial کا دکھایا گیا۔

اس موقع پر مقابلہ حسن تقریر کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں افتخار احمد (فاضل منہاج یونیورسٹی لاہور)، صغیر انجم (Academy Talent Karachi Chairman) اور آفتاب احمد (ناظمِ تنظیمات تحریکِ منہاج القرآن کراچی، سابق مرکزی نائب صدر MSM) نے جیوری کے فرائض سرانجام دیے۔ مقابلہ میں مختلف کالجز کی طالبات نے حصہ لیا جس میں فردوس صدیقی، زینب سہیل اور عائشہ گل نے بالترتیب اول، دوم اور سوم

positions حاصل کیں۔ نور فاطمہ (ناظمہ منہاج القرآن ویمن لیگ کراچی) نے holder position طالبات میں شیلڈز تقسیم کیں جبکہ دیگر Participents میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتب اور C.Ds تقسیم کی گئیں اور ججز کو پھولوں کے تحائف پیش کئے گئے۔ بعد ازاں (Talent Karachi Academy) کی طالبات نے ملی نغمہ پیش کیا۔

مقابلہ حسن تقریر کے بعد مقابلہ ملی نغمہ جات کا آغاز ہوا، جس میں فوزیہ شوکت (پرنسپل منہاج شریعہ کالج فار ویمن)، رانی ارشد (میڈیا کوآرڈینیٹر منہاج القرآن ویمن لیگ کراچی) اور گلوکار طاہر طیفی نے جیوری کے فرائض سرانجام دیے۔ مقابلہ میں مختلف کالجز کی طالبات نے حصہ لیا جس میں نشاط فاطمہ، عاصمہ ملیحہ اور ثوبیہ رزاق نے بالترتیب اول، دوم اور سوم positions حاصل کیں۔ محترم راؤ کامران محمود (ڈپٹی آرگنائزر پاکستان عوامی تحریک کراچی) نے holder position طالبات میں Sheilds تقسیم کیں جبکہ دیگر Participents کو شیخ الاسلام کی کتب اور C.Ds دی گئیں اور ججز کو پھولوں کے تحائف پیش کیے گئے۔

مقابلہ ملی نغمہ جات کے بعد مہمانِ خصوصی محترم راؤ کامران محمود (ڈپٹی آرگنائزر پاکستان عوامی تحریک کراچی) نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کے شہیدوں کا لہو کبھی رنگ نہیں لاتا بلکہ انکی قربانیوں سے قوم متوجہ ہوتی ہے اور انکے مقصد کو اپناتی ہے، مگر یہ ہدف ان قوموں کا ہوتا ہے جو زندہ اقوام ہوتی ہیں اور باضمیر ہوتی ہیں۔ قوم مردہ ہو چکی ہو تو شہیدوں کا لہو رائیگاں جائے گا۔ اگر شہیدوں کا لہو رنگ لاتا تو 1965 کے بعد 1971 کا سقوطِ ڈھاکہ کا واقع کبھی پیش نہ آتا۔ بنگال کی طرح بلوچستان اور کراچی میں بھی علیحدگی کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں تو ہمیں سوچنا ہوگا کہ سڑکوں پر چیخ چلا کر یہ دن منائیں یا لوگوں کو ایک جھنڈے کے سائے تلے جمع کر کے ایک قوم بنا دیں، انہوں نے کہا کہ آج یہی صورتحال رہی تو پاکستان دو حصوں میں ہی نہیں نہ جانے کتنے حصوں میں تقسیم ہو جائے گا، اگر تبدیلی چاہتے ہیں تو ڈاکٹر طاہر القادری کے ساتھ مل کر اس نظام کو سمندر برد کرنا ہوگا۔

پروگرام کے اختتام پر مدیحہ کلیم (ناظمہ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز کراچی) نے الوداعی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو شدید خطرات لاحق ہیں، جسکا نقصان آئندہ نسلوں کو پہنچ سکتا ہے۔ لیکن جس طرح افواجِ پاکستان جغرافیائی سرحدوں کے محافظ ہیں اسی طرح طلبہ پاکستان کی نظریاتی

سرحدوں کے محافظ ہیں اور مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا یہ فریضہ شیخ الاسلام کے ساتھ بڑی حسن وخوبی سے ادا کر رہی ہے۔

تقریب میں قرارداد پیش کی گئی جس میں طالبات نے یہ عہد کیا کہ وہ شہداء کی ان قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ اس موقع پر نور فاطمہ (ناظمہ منہاج القرآن ویمن لیگ کراچی)، رانی ارشد(میڈیا کوآرڈینیٹر منہاج القرآن ویمن لیگ کراچی)، کنیز عائشہ(نائب ناظمہ تربیت منہاج القرآن ویمن لیگ کراچی) اور مسزفوزیہ جنید(پرنسپل منہاج شریعہ کالج فار ویمن کراچی) بھی پروگرام میں شامل تھیں۔

تنظیمی وزٹس

منہاج القرآن کی مرکزی ویمن لیگ نے درج ذیل اضلاع کے تنظیمی دورے کئے جن میں اوکاڑہ، پاکپتن، ساہیوال، خانیوال، ملتان، لودھراں، وہاڑی، عارف والا، کسووال، چیچہ وطنی، موسیٰ پاک، نہید ٹاؤن، شیر شاہ ٹاؤن، بوسن ٹاؤن، شاہ رکن عالم ٹاؤن، دیپالپور کے علاقے شامل ہیں۔ ان میں کچھ تحصیلات میں تنظیم سازی کی گئی جبکہ بعض علاقوں میں تنظیم نو کی گئی جن میں لودھراں، دیپالپور اور وہاڑی کی تحصیلات شامل ہیں۔ ان وزٹس کا بنیادی مقصد کارکنان کو ورکنگ اور پلاننگ سے آگاہ کرنا تھا۔

مرکزی ناظمہ ویمن لیگ محترمہ راضیہ نوید نے 23 دسمبر سے لے کر 11 مئی تک تمام سرگرمیوں پر تنظیمات کو مبارکباد پیش کی۔ علاوہ ازیں اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ مصطفوی کارکنان کی ٹارگٹ ملنے کے بعد ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں قائد تحریک کی نظر اب کارکنان پر ہے کہ وہ کس طرح سرزمین پاکستان کا مقدر بدلنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ انقلاب مقدر ہوتا ہے اس قوم کا جو حوصلہ، جرات مندی اور لگن کے ساتھ اپنی منزل کی طرف آگے بڑھتی ہے۔ لہذا ہمیں جہد مسلسل کرتی ہے۔ ان شاءاللہ ہم اپنی منزل پر پہنچ کر ہی دم لیں گے۔

محترمہ عائشہ شبیر نائب ناظمہ ویمن لیگ نے نئے تنظیمی سٹرکچر کے تحت منہاج القرآن ویمن لیگ کو دیئے گئے 25 لاکھ جانثار کی تعداد کے ٹارگٹ کی وضاحت کی اور ہر تحصیل کو ٹارگٹ تقسیم کئے جن میں یونٹ لیول تک تنظیم سازی، لائف ممبر شپ، سالانہ ممبر شپ اور ڈیفالٹرز کو کیسے بحال کیا جائے، شامل ہے۔

☆☆☆☆

عیدالاضحیٰ 2013ء کے موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام آغوش، دارالامان (شیلٹر ہوم) میں سرگرمیاں کی تصاویر

محترمہ راضیہ نوید مرکزی ناظمہ اور شازیہ مظہر ناظمہ تربیت آغوش میں بچوں سے گفتگو کرتے ہوئے

محترمہ راضیہ نوید مرکزی ناظمہ بچوں میں گفٹ تقسیم کرتے ہوئے

عید ایکٹویٹی میں بچے گیم کھیلتے ہوئے

محترمہ ڈاکٹر نوشابہ حمید مرکزی ٹیم کے ہمراہ عید ایکٹویٹی کے اختتام پر دعا کرتے ہوئے

محترمہ راضیہ نوید مرکزی ناظمہ اور محترمہ شازیہ مظہر ناظمہ تربیت دارالامان (شیلٹر ہوم) میں خواتین سے گفتگو کرتے ہوئے

محترمہ راضیہ نوید مرکزی ناظمہ اور محترمہ نبیلہ یوسف آفس سیکرٹری دارالامان میں خواتین کو گفٹ تقسیم کرتے ہوئے

Monthly
DUKHTRAN-E-ISLAM
LAHORE

Regd CPL No.45

اہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصانیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کے علمی و عملی، اخلاقی و روحانی، تعلیمی و سائنسی، فقہی و قانونی، انقلابی اور فکری و عصری موضوعات پر

450 سے زائد کتب دستیاب ہیں